نزول وحی کے متعلق بخاری کی کفریہ روایت

تحفظ عقائد تشیع

تحقیق: ابو ہشام نجفی

[Date]

ترتیب : علی ناصر

بسم اللہ الرحمان الرحیم

الحمد لله رب العالمين الصلاة والسلام على سيدنا محمد و آله الطيبين الطاهرين و لعنة الله علىٰ اعدائهم اجمعين۔

صحیح بخاری کی ایک کفریہ روایت کا رد

تحریر و تحقیق: سید ابو ہشام نجفی

نشر و اشاعت: تحفظ عقائد تشیع

نزول وحی کی ابتداء کے متعلق بخاری نے عائشہ سے روایت نقل کی ہے:

6982 – حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، ح وحَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ: قَالَ الزُّهْرِيُّ: فَأَخْبَرَنِي عُرْوَةُ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، أَنَّهَا قَالَتْ: أَوَّلُ مَا بُدِئَ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الوَحْيِ الرُّؤْيَا الصَّادِقَةُ فِي النَّوْمِ، فَكَانَ لاَ يَرَى رُؤْيَا إِلَّا جَاءَتْ مِثْلَ فَلَقِ الصُّبْحِ، فَكَانَ يَأْتِي حِرَاءً فَيَتَحَنَّثُ فِيهِ، وَهُوَ التَّعَبُّدُ، اللَّيَالِيَ ذَوَاتِ العَدَدِ، وَيَتَزَوَّدُ لِذَلِكَ، ثُمَّ يَرْجِعُ إِلَى خَدِيجَةَ فَتُزَوِّدُهُ لِمِثْلِهَا، حَتَّى فَجِئَهُ الحَقُّ وَهُوَ فِي غَارِ حِرَاءٍ، فَجَاءَهُ المَلَكُ فِيهِ، فَقَالَ: اقْرَأْ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " فَقُلْتُ: مَا أَنَا بِقَارِئٍ، فَأَخَذَنِي فَغَطَّنِي حَتَّى بَلَغَ مِنِّي الجَهْدُ، ثُمَّ أَرْسَلَنِي فَقَالَ: اقْرَأْ، فَقُلْتُ: مَا أَنَا بِقَارِئٍ، فَأَخَذَنِي فَغَطَّنِي الثَّانِيَةَ حَتَّى بَلَغَ مِنِّي الجَهْدُ، ثُمَّ أَرْسَلَنِي فَقَالَ: اقْرَأْ، فَقُلْتُ: مَا أَنَا بِقَارِئٍ، فَأَخَذَنِي فَغَطَّنِي الثَّالِثَةَ حَتَّى بَلَغَ مِنِّي الجَهْدُ، ثُمَّ أَرْسَلَنِي فَقَالَ: {اقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِي خَلَقَ} [العلق: 1]– حَتَّى بَلَغَ – {عَلَّمَ الإِنْسَانَ مَا لَمْ يَعْلَمْ} [العلق: 5] " فَرَجَعَ بِهَا تَرْجُفُ بَوَادِرُهُ، حَتَّى دَخَلَ

عَلَى خَدِيجَةَ، فَقَالَ: «زَمِّلُونِي زَمِّلُونِي» فَزَمَّلُوهُ حَتَّى ذَهَبَ عَنْهُ الرَّوْعُ، فَقَالَ: «يَا خَدِيجَةُ، مَا لِي» وَأَخْبَرَهَا الخَبَرَ، وَقَالَ: «قَدْ خَشِيتُ عَلَى نَفْسِي» فَقَالَتْ لَهُ: كَلَّا، أَبْشِرْ، فَوَاللَّهِ لاَ يُخْزِيكَ اللَّهُ أَبَدًا، إِنَّكَ لَتَصِلُ الرَّحِمَ، وَتَصْدُقُ الحَدِيثَ، وَتَحْمِلُ الكَلَّ، وَتَقْرِي الضَّيْفَ، وَتُعِينُ عَلَى نَوَائِبِ الحَقِّ، ثُمَّ انْطَلَقَتْ بِهِ خَدِيجَةُ حَتَّى أَتَتْ بِهِ وَرَقَةَ بْنَ نَوْفَلِ بْنِ أَسَدِ بْنِ عَبْدِ العُزَّى بْنِ قُصَيٍّ وَهُوَ ابْنُ عَمِّ خَدِيجَةَ أَخُو أَبِيهَا، وَكَانَ امْرَأً تَنَصَّرَ فِي الجَاهِلِيَّةِ، وَكَانَ يَكْتُبُ الكِتَابَ العَرَبِيَّ، فَيَكْتُبُ بِالعَرَبِيَّةِ مِنَ الإِنْجِيلِ مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَكْتُبَ، وَكَانَ شَيْخًا كَبِيرًا قَدْ عَمِيَ، فَقَالَتْ لَهُ خَدِيجَةُ: أَيِ ابْنَ عَمِّ، اسْمَعْ مِنَ ابْنِ أَخِيكَ، فَقَالَ وَرَقَةُ: ابْنَ أَخِي مَاذَا تَرَى؟ فَأَخْبَرَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا رَأَى، فَقَالَ وَرَقَةُ: هَذَا النَّامُوسُ الَّذِي أُنْزِلَ عَلَى مُوسَى، يَا لَيْتَنِي فِيهَا جَذَعًا، أَكُونُ حَيًّا حِينَ يُخْرِجُكَ قَوْمُكَ. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «أَوَمُخْرِجِيَّ هُمْ» فَقَالَ وَرَقَةُ: نَعَمْ، لَمْ يَأْتِ رَجُلٌ قَطُّ بِمِثْلِ مَا جِئْتَ بِهِ إِلَّا عُودِيَ، وَإِنْ يُدْرِكْنِي يَوْمُكَ أَنْصُرْكَ نَصْرًا مُؤَزَّرًا، ثُمَّ لَمْ يَنْشَبْ وَرَقَةُ أَنْ تُوُفِّيَ، وَفَتَرَ الوَحْيُ فَتْرَةً حَتَّى حَزِنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ [ص:30]، فِيمَا بَلَغَنَا، حُزْنًا غَدَا مِنْهُ مِرَارًا كَيْ يَتَرَدَّى مِنْ رُءُوسِ شَوَاهِقِ الجِبَالِ، فَكُلَّمَا أَوْفَى بِذِرْوَةِ جَبَلٍ لِكَيْ يُلْقِيَ مِنْهُ نَفْسَهُ تَبَدَّى لَهُ جِبْرِيلُ، فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ، إِنَّكَ رَسُولُ اللَّهِ حَقًّا، فَيَسْكُنُ لِذَلِكَ جَأْشُهُ، وَتَقِرُّ نَفْسُهُ، فَيَرْجِعُ، فَإِذَا طَالَتْ عَلَيْهِ فَتْرَةُ الوَحْيِ غَدَا لِمِثْلِ ذَلِكَ،

فَإِذَا أَوْفَى بِذِرْوَةِ جَبَلٍ تَبَدَّى لَهُ جِبْرِيلُ فَقَالَ لَهُ مِثْلَ ذَلِكَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: {فَالِقُ الإِصْبَاحِ} [الأنعام: 96]: «ضَوْءُ الشَّمْسِ بِالنَّهَارِ، وَضَوْءُ القَمَرِ بِاللَّيْلِ»

ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا' انہوں نے کہا ہم سے لیث بن سعد نے بیان کیا، ان سے عقیل بن خالد نے بیان کیا، اور ان سے ابن شہاب نے بیان کیا(دوسری سند امام بخاری نے کہا) کہ مجھ سے عبد اللہ بن محمد مسندی نے بیان کیا، انہوں نے کہا مجھ سے عبد الرزاق نے بیان کیا، ان سے معمر نے بیان کیا، ان سے زہری نے کہا کہ مجھے عروہ نے خبر دی اور ان سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی کی ابتداء سونے کی حالت میں سچے خواب کے ذریعہ ہوئی۔ چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جو خواب بھی دیکھتے تو وہ صبح کی روشنی کی طرح سامنے آجاتا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم غار حرا میں چلے جاتے اور اس میں تنہا اللہ کو یاد کرتے تھے چند مقررہ دنوں کے لئے۔ (یہاں آتے) اور ان دنوں کا توشہ بھی ساتھ لاتے۔ پھر حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے پاس واپس تشریف لے جاتے اور وہ پھر اتنا ہی توشہ آپ کے ساتھ کر دیتیں یہاں تک کہ حق آپ کے پاس اچانک آگیا اور آپ غار حرا ہی

میں تھے۔ چنانچہ اس میں فرشتہ آپ کے پاس آیا اور کہا کہ پڑھیے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا کہ میں پڑھا ہوا نہیں ہوں۔ آخر اس نے مجھے پکڑ لیا اور زور سے دبایا اور خوب دبایا جس کی وجہ سے مجھ کو بہت تکلیف ہوئی۔ پھر اس نے مجھے چھوڑ دیا اور کہا کہ پڑھیے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر وہی جواب دیا کہ میں پڑھا ہوا نہیں ہوں اس نے مجھے ایسا دبایا کہ میں بے قابو ہو گیا یا اور انہوں نے اپنا زور ختم کر دیا اور پھر چھوڑ کر اس نے مجھ سے کہا کہ پڑھیے اپنے رب کے نام سے جس نے پیدا کیا ہے۔ الفاظ " مالم یعلم "تک۔ پھر جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے پاس آئے تو آپ کے کندھوں کا گوشت (ڈر کے مارے) پھڑک رہا تھا۔ جب گھر میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم داخل ہوئے تو فرمایا کہ مجھے چادر اڑھا دو، مجھے چادر اڑھا دو چنانچہ آپکو چادر اڑھا دی گئی اور جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا خوف دور ہو گیا تو فرمایا کہ خدیجہ! میرا حال کیا ہو گیا ہے؟ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا سارا حال بیان کیا اور فرمایا کہ مجھے اپنی جان کا ڈر ہے۔ لیکن حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے کہا خدا کی قسم ایسا ہرگز نہیں ہو سکتا، آپ خوش رہیے خداوند تعالیٰ آپ کو کبھی رسوا نہیں کرے گا۔ آپ تو صلہ رحمی کرتے ہیں، بات سچی بولتے ہیں، ناداروں کا بوجھ اٹھاتے ہیں، مہمان نوازی کرتے ہیں اور حق کی وجہ

سے پیش آنے والی مصیبتوں پر لوگوں کی مدد کرتے ہیں۔ پھر آپ کو حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا ورقہ بن نوفل بن اسد بن عبد العزیٰ بن قصی کے پاس لائیں جو حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے والد خویلد کے بھائی کے بیٹے تھے۔ جو زمانہ جاہلیت میں عیسائی ہو گئے تھے اور عربی لکھ لیتے تھے اور وہ جتنا اللہ تعالیٰ چاہتا عربی میں انجیل کا ترجمہ لکھا کرتے تھے، وہ اس وقت بہت بوڑھے ہو گئے تھے اور بینائی بھی جاتی رہی تھی۔ ان سے حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے کہا بھائی! اپنے بھتیجے کی بات سنو۔ ورقہ نے پوچھا بھتیجے تم کیا دیکھتے ہو؟ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو دیکھا تھا وہ سنایا تو ورقہ نے کہا کہ یہ تو وہی فرشتہ (جبرائیل علیہ السلام) ہے جو موسیٰ علیہ السلام پر آیا تھا۔ کاش! میں اس وقت جوان ہوتا جب تمہیں تمہاری قوم نکال دے گی اور زندہ رہتا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کیا یہ مجھے نکالیں گے؟ ورقہ نے کہا کہ ہاں۔ جب بھی کوئی نبی ورسول وہ پیغام لے کر آیا جسے لے کر آپ آئے ہیں تو اس کے ساتھ دشمنی کی گئی اور اگر میں نے تمہارے وہ دن پالیے تو میں تمہاری بھرپور مدد کروں گا لیکن کچھ ہی دنوں بعد ورقہ کا انتقال ہو گیا اور وحی کا سلسلہ کٹ گیا اور آنحضرت کو اس کی وجہ سے اتنا غم تھا کہ آپ نے کئی مرتبہ پہاڑ کی بلند چوٹی سے اپنے آپ کو گرا دینا چاہا لیکن جب بھی آپ کسی پہاڑ کی

چوٹی پر چڑھے تاکہ اس پر سے اپنے آپ کو گرا دیں تو جبرائیل علیہ السلام آپ کے سامنے آ گئے اور کہا کہ یا محمد! آپ یقیناً اللہ کے رسول ہیں۔ اس سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو سکون ہوتا اور آپ واپس آجاتے لیکن جب وحی زیادہ دنوں تک رکی رہی تو آپ نے ایک مرتبہ اور ایسا ارادہ کیا لیکن جب پہاڑ کی چوٹی پر چڑھے تو حضرت جبرائیل علیہ السلام سامنے آئے اور اسی طرح کی بات پھر کہی۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا سورۃ الانعام میں لفظ **فالق الاصباح** سے مراد دن میں سورج کی روشنی اور رات میں چاند کی روشنی ہے۔

<<صحيح بخاري كتاب بدء الوحي باب بدء الوحي حديث :6982>>

Sahih al-Bukhari 6982, Book 91, Hadith 1, Vol. 9, Book 87, Hadith 111

https://sunnah.com/bukhari/91

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
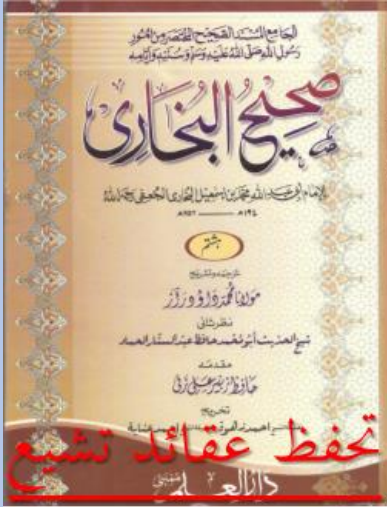
كِتَابُ التَّعْبِيْرِ

خوابوں کی تعبیر کا بیان

تشریح: خواب دو قسم کے ہوتے ہیں ایک تو وہ معاملہ جو روح کو معلوم ہوتا ہے۔ بہ سبب اتصال عالم ملکوت کے اس کو رؤیا کہتے ہیں۔ دوسرے شیطانی خیال اور وساوس جو اکثر بہ سبب فساد معدہ اور امتلا کے ہوا کرتے ہیں۔ ان کو عربی میں حلم کہتے ہیں جیسے ایک حدیث میں آیا ہے کہ رؤیا اللہ کی طرف سے ہے اور حلم شیطان کی طرف سے۔ ہمارے زمانہ میں بعض بے وقوفوں نے ہر طرح کے خوابوں کو بے اصل خیالات قرار دیا ہے۔ ان کو تجربہ نہیں ہے کیونکہ وہ دن رات دنیا کے عیش و عشرت میں مشغول رہتے ہیں خوب ڈٹ کر کھاتے پیتے ہیں ان کے خواب کہاں سے سچے ہونے لگے آدمی جیسی راستی اور پاکیزگی اور تقویٰ اور طہارت کا التزام کرتا جاتا ہے ویسے ہی اس کے خواب سچے اور قابل اعتبار ہوتے جاتے ہیں اور جھوٹے شخص کے خواب اکثر جھوٹے ہی ہوتے ہیں۔

بَابٌ: أَوَّلُ مَا بُدِئَ بِهِ رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ مِنَ الْوَحْيِ الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ

باب: سب سے پہلے رسول اللہ ﷺ پر وحی کی ابتدا سچے خواب کے ذریعے ہوئی

٦٩٨٢۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ؛ح: وَ حَدَّثَنِيْ عَبْدُاللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ، قَالَ: حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ، قَالَ الزُّهْرِيُّ: فَأَخْبَرَنِيْ عُرْوَةُ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ: أَوَّلُ مَا بُدِئَ بِهِ رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ مِنَ الْوَحْيِ الرُّؤْيَا الصَّادِقَةُ فِي النَّوْمِ وَكَانَ لَا يَرَى رُؤْيَا إِلَّا جَاءَتْ بِهِ مِثْلَ فَلَقِ الصُّبْحِ فَكَانَ يَأْتِيْ حِرَاءِ فَيَتَحَنَّثُ فِيْهِ۔ وَهُوَ التَّعَبُّدُ اللَّيَالِيَ ذَوَاتِ الْعَدَدِ۔ وَيَتَزَوَّدُ لِذَلِكَ ثُمَّ يَرْجِعُ إِلَى خَدِيْجَةَ فَتَزَوِّدُهُ

(٦٩٨٢) ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا، کہا ہم سے لیث بن سعد نے بیان کیا، ان سے عقیل بن خالد نے بیان کیا اور ان سے ابن شہاب نے بیان کیا (دوسری سند امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے کہا) کہ مجھ سے عبداللہ بن محمد مسندی نے بیان کیا، کہا ہم سے عبدالرزاق نے بیان کیا، کہا ہم سے معمر نے بیان کیا، ان سے زہری نے کہا کہ مجھے عروہ نے خبر دی اور ان سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ پر وحی کی ابتدا سونے کی حالت میں سچے خواب کے ذریعہ ہوئی۔ چنانچہ آنحضرت ﷺ جو خواب بھی دیکھتے تو وہ صبح کی روشنی کی طرح سامنے آ جاتا اور آنحضرت ﷺ غار حرا میں چلے جاتے اور اس میں تنہا اللہ کو یاد کرتے تھے۔ چند مقررہ دنوں کے لیے (یہاں آتے) اور ان دنوں کا توشہ بھی ساتھ لاتے، پھر خدیجہ رضی اللہ عنہا

لِمِثْلِهَا حَتَّى فَجِئَهُ الْحَقُّ وَهُوَ فِيْ غَارِ حِرَاءٍ فَجَاءَهُ الْمَلَكُ فِيْهِ فَقَالَ: اقْرَأْ فَقُلْتُ: ((مَا أَنَا بِقَارِئٍ فَأَخَذَنِيْ فَغَطَّنِيْ حَتَّى بَلَغَ مِنِّي الْجُهْدُ ثُمَّ أَرْسَلَنِيْ فَقَالَ: اقْرَأْ فَقُلْتُ: مَا أَنَا بِقَارِئٍ فَغَطَّنِي الثَّانِيَةَ حَتَّى بَلَغَ مِنِّي الْجُهْدُ ثُمَّ أَرْسَلَنِيْ فَقَالَ: اقْرَأْ فَقُلْتُ: مَا أَنَا بِقَارِئٍ فَغَطَّنِي الثَّالِثَةَ حَتَّى بَلَغَ مِنِّي الْجُهْدُ ثُمَّ أَرْسَلَنِيْ فَقَالَ: ﴿اقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِيْ خَلَقَ﴾ حَتَّى بَلَغَ ﴿عَلَّمَ الْإِنْسَانَ مَا لَمْ يَعْلَمْ﴾)) [العلق ۱، ۵] فَرَجَعَ بِهَا تَرْجُفُ بَوَادِرُهُ حَتَّى دَخَلَ عَلَى خَدِيْجَةَ فَقَالَ: ((زَمِّلُوْنِيْ زَمِّلُوْنِيْ)) فَزَمَّلُوْهُ حَتَّى ذَهَبَ عَنْهُ الرَّوْعُ فَقَالَ: ((يَا خَدِيْجَةُ! مَا لِيْ)) وَأَخْبَرَهَا الْخَبَرَ وَقَالَ: ((قَدْ خَشِيْتُ عَلَيَّ)) فَقَالَتْ لَهُ: كَلَّا أَبْشِرْ فَوَاللّٰهِ! لَا يُخْزِيْكَ اللّٰهُ أَبَدًا إِنَّكَ لَتَصِلُ الرَّحِمَ وَتَصْدُقُ الْحَدِيْثَ وَتَحْمِلُ الْكَلَّ وَتَقْرِي الضَّيْفَ وَتُعِيْنُ عَلَى نَوَائِبِ الْحَقِّ ثُمَّ انْطَلَقَتْ بِهِ خَدِيْجَةُ حَتَّى أَتَتْ بِهِ وَرَقَةَ بْنَ نَوْفَلِ بْنِ أَسَدِ بْنِ عَبْدِ الْعُزَّى بْنِ قُصَيٍّ وَهُوَ ابْنُ عَمِّ خَدِيْجَةَ أَخُوْ أَبِيْهَا وَكَانَ امْرَأً تَنَصَّرَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَكَانَ يَكْتُبُ الْكِتَابَ الْعَرَبِيَّ فَيَكْتُبُ بِالْعَرَبِيَّةِ مِنَ الْإِنْجِيْلِ مَا شَاءَ اللّٰهُ أَنْ يَكْتُبَ وَكَانَ شَيْخًا كَبِيْرًا قَدْ عَمِيَ فَقَالَتْ لَهُ خَدِيْجَةُ: أَيِ ابْنَ عَمِّ! اسْمَعْ مِنَ ابْنِ أَخِيْكَ فَقَالَ وَرَقَةُ: ابْنَ أَخِيْ! مَاذَا تَرَى؟ فَأَخْبَرَهُ النَّبِيُّ ﷺ مَا رَأَى فَقَالَ وَرَقَةُ: هٰذَا النَّامُوْسُ الَّذِيْ أُنْزِلَ عَلَى

کے پاس واپس تشریف لے جاتے اور وہ پھر اتنا ہی توشہ آپ کے ساتھ کر دیتیں یہاں تک کہ حق آپ کے پاس اچانک آ گیا اور آپ غار حرا ہی میں تھے۔ چنانچہ اس میں فرشتہ آپ کے پاس آیا اور کہا کہ پڑھیے۔ آپ ﷺ نے اس سے فرمایا: ''میں پڑھا ہوا نہیں ہوں۔ آخر اس نے مجھے پکڑ لیا اور زور سے دبایا اور خوب دبایا جس کی وجہ سے مجھے بہت تکلیف ہوئی، پھر اس نے مجھے چھوڑ دیا اور کہا کہ پڑھیے۔ آپ ﷺ نے پھر وہی جواب دیا کہ میں پڑھا ہوا نہیں ہوں، اس نے مجھے ایسا دبایا کہ میں بے قابو ہو گیا یا انہوں نے اپنا زور ختم کر دیا اور پھر چھوڑ کر اس نے مجھ سے کہا: پڑھیے اپنے رب کے نام سے جس نے پیدا کیا ہے۔ الفاظ "مَا لَمْ يَعْلَمْ" تک۔'' پھر جب آپ ﷺ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے پاس آئے تو آپ کے کندھوں کا گوشت (ڈر کے مارے) پھڑک رہا تھا۔ جب گھر میں آپ داخل ہوئے تو فرمایا: ''مجھے چادر اڑھا دو، مجھے چادر اڑھا دو۔'' چنانچہ آپ کو چادر اڑھا دی گئی اور جب آپ ﷺ کا خوف دور ہوا تو فرمایا: ''خدیجہ! میرا حال کیا ہو گیا ہے؟'' پھر آپ ﷺ نے اپنا سارا حال بیان کیا اور فرمایا: ''مجھے اپنی جان کا ڈر ہے۔'' لیکن خدیجہ رضی اللہ عنہا نے کہا اللہ کی قسم! ایسا ہرگز نہیں ہو سکتا، آپ خوش رہیے اللہ تعالیٰ آپ کو کبھی رسوا نہیں کرے گا، آپ تو صلہ رحمی کرتے ہیں، بات سچی بولتے ہیں، ناداروں کا بوجھ اٹھاتے ہیں، مہمان نوازی کرتے ہیں اور حق کی وجہ سے پیش آنے والی مصیبتوں پر لوگوں کی مدد کرتے ہیں۔ پھر آپ ﷺ کو حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا ورقہ بن نوفل بن اسد بن عبدالعزیٰ بن قصی کے پاس لائیں جو حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے والد خویلد کے بھائی کے بیٹے تھے جو زمانہ جاہلیت میں عیسائی ہو گئے تھے اور عربی لکھ لیتے تھے اور وہ جتنا اللہ تعالیٰ چاہتا عربی میں انجیل کا ترجمہ لکھا کرتے تھے، وہ اس وقت بہت بوڑھے ہو گئے تھے اور بینائی بھی جاتی رہی تھی۔ ان سے حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے کہا بھائی اپنے بھتیجے کی بات سنو، ورقہ نے پوچھا بھتیجے تم کیا دیکھتے ہو؟ آنحضرت ﷺ نے جو دیکھا تھا وہ سنایا تو ورقہ نے کہا کہ یہ تو وہی فرشتہ (جبرئیل علیہ السلام) ہے جو موسیٰ علیہ السلام پر آیا تھا، کاش! میں اس وقت

مُوْسَى يَا لَيْتَنِيْ فِيهَا جَذَعًا أَكُوْنُ حَيًّا حِيْنَ يُخْرِجُكَ قَوْمُكَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ: ((أَوَمُخْرِجِيَّ هُمْ؟)) فَقَالَ وَرَقَةُ: نَعَمْ لَمْ يَأْتِ رَجُلٌ قَطُّ مَا جِئْتَ بِهِ إِلَّا عُوْدِيَ وَإِنْ يُدْرِكْنِيْ يَوْمُكَ أَنْصُرْكَ نَصْرًا مُؤَزَّرًا ثُمَّ لَمْ يَنْشَبْ وَرَقَةُ أَنْ تُوُفِّيَ وَفَتَرَ الْوَحْيُ فَتْرَةً حَتَّى حَزِنَ النَّبِيُّ ﷺ فِيمَا بَلَغَنَا حُزْنًا غَدَا مِنْهُ مِرَارًا كَيْ يَتَرَدَّى مِنْ رُؤُوْسِ شَوَاهِقِ الْجِبَالِ فَكُلَّمَا أَوْفَى بِذِرْوَةِ جَبَلٍ لِكَيْ يُلْقِيَ نَفْسَهُ مِنْهُ تَبَدَّى لَهُ جِبْرِيْلُ فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ؟ إِنَّكَ رَسُوْلُ اللَّهِ حَقًّا فَيَسْكُنُ لِذَلِكَ جَأْشُهُ وَتَقِرُّ نَفْسُهُ فَيَرْجِعُ فَإِذَا طَالَتْ عَلَيْهِ فَتْرَةُ الْوَحْيِ غَدَا لِمِثْلِ ذَلِكَ فَإِذَا أَوْفَى بِذِرْوَةِ الْجَبَلِ تَبَدَّى لَهُ جِبْرِيْلُ فَقَالَ لَهُ مِثْلَ ذَلِكَ.

[راجع: ۳]

جوان ہوتا جب تمہیں تمہاری قوم نکال دے گی اور زندہ رہتا۔ آنحضرت ﷺ نے پوچھا: "کیا یہ مجھے نکالیں گے؟" ورقہ نے کہا: ہاں، جب بھی کوئی نبی ورسول وہ پیغام لے کر آیا جسے لے کر آپ آئے ہیں تو اس کے ساتھ دشمنی کی گئی اور اگر میں نے تمہارے وہ دن پا لیے تو میں تمہاری بھرپور مدد کروں گا لیکن کچھ ہی دنوں بعد ورقہ کا انتقال ہو گیا اور وحی کا سلسلہ منقطع ہو گیا اور آنحضرت ﷺ کو اس کی وجہ سے اتنا غم تھا کہ آپ نے کئی مرتبہ پہاڑ کی بلند چوٹی سے اپنے آپ کو گرا دینا چاہا لیکن جب بھی آپ کسی پہاڑ کی بلند چوٹی پر چڑھے تا کہ اس پر سے اپنے آپ کو گرا دیں تو جبرئیل علیہ السلام آپ کے سامنے آ گئے اور کہا کہ یا محمد! آپ یقیناً اللہ کے رسول ہیں۔ اس سے آنحضرت ﷺ کو سکون ہوتا اور آپ واپس آ جاتے لیکن جب وحی زیادہ دنوں تک رکی رہی تو آپ نے ایک مرتبہ اور ایسا ارادہ کیا لیکن جب پہاڑ کی چوٹی پر چڑھے تو حضرت جبرئیل علیہ السلام سامنے آئے اور اسی طرح کی بات پھر کہی۔

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: ﴿فَالِقُ الْإِصْبَاحِ﴾ [الانعام: ۹۶] ضَوْءُ الشَّمْسِ بِالنَّهَارِ وَضَوْءُ الْقَمَرِ بِاللَّيْلِ.

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا سورۂ انعام میں لفظ "فَالِقُ الْإِصْبَاحِ" سے مراد دن میں سورج کی روشنی اور رات میں چاند کی روشنی ہے۔

تشریح: یہاں امام بخاری رحمہ اللہ اس حدیث کو اس لیے لائے کہ اس میں یہ ذکر ہے کہ آپ کے خواب سچے ہی ہوا کرتے تھے۔ مذہبی کتابوں کے دوسری زبانوں میں تراجم کا سلسلہ مدت مدید سے جاری ہے جیسا کہ حضرت ورقہ کے حال سے ظاہر ہے۔ ان کو جنت میں اچھی حالت میں دیکھا گیا تھا جو اس ملاقات اور ان کے ایمان کی برکت تھی، جوان کو حاصل ہوئی۔

بَابُ رُؤْيَا الصَّالِحِيْنَ وَقَوْلِهِ:

باب: صالحین کے خوابوں کا بیان

﴿لَقَدْ صَدَقَ اللَّهُ رَسُوْلَهُ الرُّؤْيَا بِالْحَقِّ لَتَدْخُلُنَّ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ آمِنِيْنَ مُحَلِّقِيْنَ رُؤُوْسَكُمْ وَمُقَصِّرِيْنَ لَا تَخَافُوْنَ فَعَلِمَ مَا لَمْ تَعْلَمُوْا فَجَعَلَ مِنْ دُوْنِ ذَلِكَ

اور اللہ تعالیٰ نے سورۂ فتح میں فرمایا: "بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کا خواب سچ کر دکھایا کہ یقیناً تم مسجد حرام میں داخل ہو گے اگر اللہ نے چاہا امن کے ساتھ کچھ لوگ اپنے سر کے بالوں کو منڈوائیں گے یا کچھ کتروائیں گے اور تمہیں کسی کا خوف نہ ہو۔ لیکن اللہ تعالیٰ کو وہ بات معلوم تھی جو تمہیں

بخاری نے حسب عادت روایت کو کئی مرتبہ ردوبدل کر کے الگ الگ ابواب میں نقل کیا ہے، ہم یہاں اختصار کے سبب فقط ایک روایت کو ہی آپ کے سامنے پیش کر رہے ہیں جو بخاری نے مکمل نقل کی ہے تاہم روایات کے الفاظ میں اختلاف بھی ہے مثلا مذکورہ بالا روایت میں ورقہ کا انجیل کو عربی میں لکھنے کا ذکر ہے جبکہ دوسری روایت میں عبرانی میں لکھنے کا ذکر ہے:

"وَكَانَ يَكْتُبُ الكِتَابَ العِبْرَانِيَّ، فَيَكْتُبُ مِنَ الإِنْجِيلِ بِالعِبْرَانِيَّةِ مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَكْتُبَ"

اور عبرانی زبان کے کاتب تھے، چنانچہ انجیل کو بھی حسب منشائے خداوندی عبرانی میں لکھا کرتے تھے۔

(صحیح بخاری، كتاب بدء الوحي، حديث ۳)
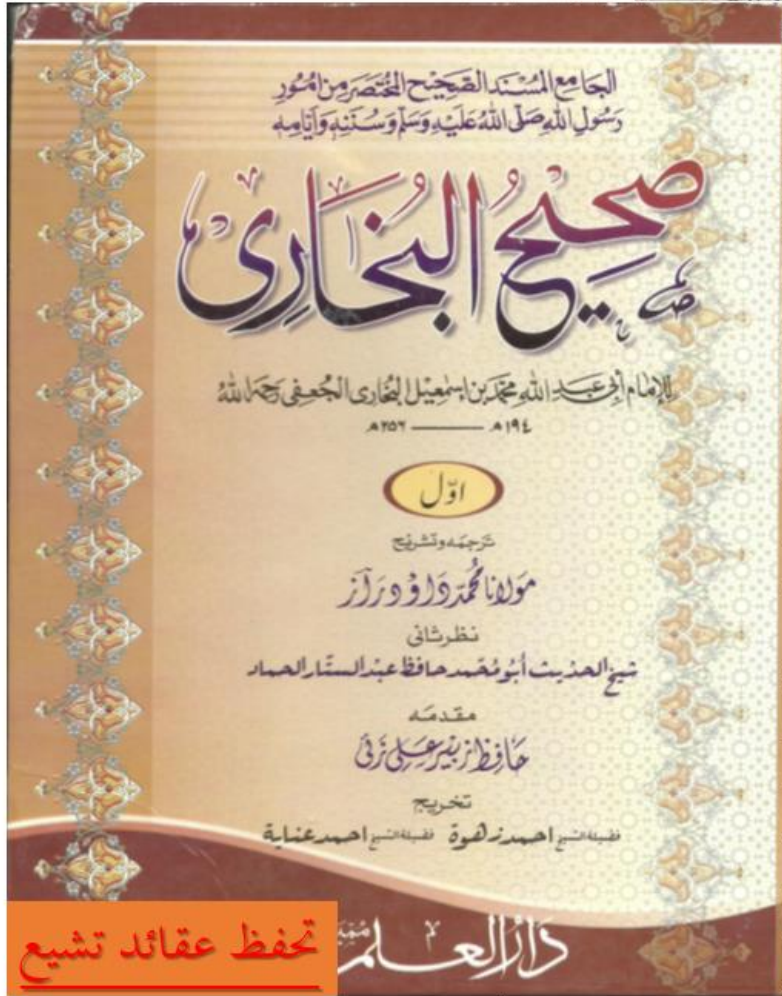
گئیں۔حدیث بالا میں جو گھنٹی کی آواز کی مشابہت
مراد بتلائی ہے، بعض حضرات نے اس آواز سے
حِجَابٍ ﴾ الآیة (۴۲/الشوریٰ:۵۱) کے تحت اسے
والا پہلے گھنٹی پر انگلی رکھتا ہے اور وہ آواز جہاں فون
استعارہ ہے۔ہاں کچھ نہ کچھ مشابہت ضرور ہے
بندگان انبیاورسل کے قلوب مبارکہ پر نزول کرتا
قرآن مجید وہ وحی ہے جسے وحی متلو کہا جاتا ہے یعنی
قرآن مجید میں "الحکمہ" سے تعبیر کیا گیا ہے۔ہر
قرآن کریم کی خدمت وحفاظت کے لیے حفاظ، قر
محدثین امام بخاری ومسلم رحمہما اللہ وغیرہم جیسوں کو
ہوسکتی۔حدیث نبوی کہ اگر دین ثریا پر ہوگا تو آل
محدثین کرام امام بخاری ومسلم رحمہما اللہ وغیرہم مراد
کرکے ان کو مدون فرمایا۔

صد افسوس کہ آج اس چودہویں صدی
پیدا ہو چلے ہیں جو بظاہر ان کے احترام کا دم بھر
ایڑی چوٹی کا زور لگاتے رہتے ہیں۔مگر اللہ پاک
سے زائل نہیں ہوسکتا۔الغرض وحی کی چار صورتیں
آئے (۳) یہ کہ قلب پر القا ہو (۴) چوتھے یہ کہ
اصطلاحی طور پر وحی کا لفظ صرف پیغمبروں
جانوروں کے لیے لفظ الہام کا استعمال ہوا ہے۔
امام بخاری رحمہ اللہ حدیث ذیل نقل فرماتے ہیں:

۳۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ، أَنَّهَا قَالَتْ: أَوَّلُ مَا بُدِئَ بِهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مِنَ الْوَحْيِ الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ فِي النَّوْمِ، فَكَانَ لَا يَرَى رُؤْيَا إِلَّا جَاءَتْ مِثْلَ فَلَقِ الصُّبْحِ، ثُمَّ حُبِّبَ إِلَيْهِ الْخَلَاءُ، وَكَانَ يَخْلُوْ بِغَارِ حِرَاءٍ فَيَتَحَنَّثُ فِيْهِ- وَهُوَ التَّعَبُّدُ اللَّيَالِيَ ذَوَاتِ

(۳) ہم کو یحییٰ بن بکیر نے یہ حدیث بیان کی، وہ کہتے ہیں کہ اس حدیث کی ہم کو لیث نے خبر دی، لیث عقیل سے روایت کرتے ہیں عقیل ابن شہاب سے، وہ عروہ بن زبیر سے، وہ حضرت عائشہ ام المؤمنین رضی اللہ عنہا سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے بتلایا کہ آنحضرت ﷺ پر وحی کا ابتدائی دور اچھے سچے پاکیزہ خوابوں سے شروع ہوا۔آپ خواب میں جو کچھ دیکھتے وہ صبح کی روشنی کی طرح صحیح اور سچا ثابت ہوتا۔پھر منجانب قدرت آپ تنہائی پسند ہو گئے اور آپ ﷺ نے غار حرا میں خلوت نشینی اختیار فرمائی اور کئی کئی دن اور رات وہاں مسلسل عبادت اور یاد الٰہی وذکر وفکر میں مشغول رہتے۔جب

الْعَدَدِ۔ قَبْلَ أَنْ يَنْزِعَ إِلَى أَهْلِهِ، وَيَتَزَوَّدُ
لِذَلِكَ، ثُمَّ يَرْجِعُ إِلَى خَدِيْجَةَ، فَيَتَزَوَّدُ
لِمِثْلِهَا، حَتَّى جَاءَهُ الْحَقُّ وَهُوَ فِيْ غَارِ حِرَاءٍ،
فَجَاءَهُ الْمَلَكُ فَقَالَ: اقْرَأْ، فَقَالَ: فَقُلْتُ: ((مَا
أَنَا بِقَارِئٍ)) قَالَ: ((فَأَخَذَنِيْ فَغَطَّنِيْ حَتَّى بَلَغَ
مِنِّي الْجَهْدَ، ثُمَّ أَرْسَلَنِيْ فَقَالَ اقْرَأْ. فَقُلْتُ مَا أَنَا
بِقَارِئٍ. فَأَخَذَنِيْ فَغَطَّنِي الثَّانِيَةَ حَتَّى بَلَغَ مِنِّي
الْجَهْدَ، ثُمَّ أَرْسَلَنِيْ فَقَالَ اقْرَأْ . فَقُلْتُ مَا أَنَا
بِقَارِئٍ . فَأَخَذَنِيْ فَغَطَّنِي الثَّالِثَةَ، ثُمَّ أَرْسَلَنِيْ
فَقَالَ ﴿اقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِيْ خَلَقَ٥ خَلَقَ
الْإِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ٥ اقْرَأْ وَرَبُّكَ الْأَكْرَمُ﴾))
[العلق:١-٣] فَرَجَعَ بِهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ
يَرْجُفُ فُؤَادُهُ، فَدَخَلَ عَلَى خَدِيْجَةَ بِنْتِ
خُوَيْلِدٍ فَقَالَ: ((زَمِّلُوْنِيْ زَمِّلُوْنِيْ)) فَزَمَّلُوْهُ
حَتَّى ذَهَبَ عَنْهُ الرَّوْعُ، فَقَالَ لِخَدِيْجَةَ
وَأَخْبَرَهَا الْخَبَرَ: ((لَقَدْ خَشِيْتُ عَلَى نَفْسِيْ))
فَقَالَتْ خَدِيْجَةُ: كَلَّا وَاللّٰهِ! مَا يُخْزِيْكَ اللّٰهُ
أَبَدًا، إِنَّكَ لَتَصِلُ الرَّحِمَ، وَتَحْمِلُ الْكَلَّ،
وَتَكْسِبُ الْمَعْدُوْمَ، وَتَقْرِي الضَّيْفَ، وَتُعِيْنُ
عَلَى نَوَائِبِ الْحَقِّ فَانْطَلَقَتْ بِهِ خَدِيْجَةُ حَتَّى
أَتَتْ بِهِ وَرَقَةَ بْنَ نَوْفَلِ بْنِ أَسَدِ بْنِ عَبْدِالْعُزَّى،
ابْنَ عَمِّ خَدِيْجَةَ، وَكَانَ امْرَأً تَنَصَّرَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ
وَكَانَ يَكْتُبُ الْكِتَابَ الْعِبْرَانِيَّ فَيَكْتُبُ مِنَ الْإِنْجِيْلِ
بِالْعِبْرَانِيَّةِ مَا شَاءَ اللّٰهُ أَنْ يَكْتُبَ، وَكَانَ شَيْخًا
كَبِيْرًا قَدْ عَمِيَ، فَقَالَتْ لَهُ خَدِيْجَةُ: يَا ابْنَ
عَمِّ اسْمَعْ مِنَ ابْنِ أَخِيْكَ، فَقَالَ لَهُ وَرَقَةُ:
يَا ابْنَ أَخِيْ مَاذَا تَرَى؟ فَأَخْبَرَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ
خَبَرَ مَا رَأَى. فَقَالَ لَهُ وَرَقَةُ: هَذَا النَّامُوْسُ

تک گھر آنے کو دل نہ چاہتا تو توشہ ہمراہ لیے ہوئے وہاں رہتے۔توشہ ختم
ہونے پر ہی اہلیہ محترمہ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف لاتے اور کچھ
توشہ ہمراہ لے کر پھر وہاں جا کر خلوت گزیں ہو جاتے، یہی طریقہ جاری رہا
یہاں تک کہ آپ پر حق منکشف ہو گیا اور آپ غار حرا ہی میں قیام پذیر تھے
کہ اچانک حضرت جبریل علیہ السلام آپ کے پاس حاضر ہوئے اور کہنے لگے
کہ اے محمد! پڑھو آپ فرماتے ہیں کہ میں نے کہا کہ میں پڑھنا نہیں جانتا،
آپ ﷺ فرماتے ہیں کہ ”فرشتے نے مجھے پکڑ کر اتنے زور سے بھینچا کہ
میری طاقت جواب دے گئی، پھر مجھے چھوڑ کر کہا پڑھو، میں نے پھر وہی
جواب دیا کہ میں پڑھا ہوا نہیں ہوں۔اس فرشتے نے مجھ کو نہایت ہی زور
سے بھینچا کہ مجھ کو سخت تکلیف محسوس ہوئی، پھر اس نے کہا کہ پڑھ! میں نے
کہا میں پڑھا ہوا نہیں ہوں۔فرشتے نے تیسری بار مجھ کو پکڑا اور تیسری مرتبہ
پھر مجھ کو بھینچا پھر مجھے چھوڑ دیا اور کہنے لگا کہ پڑھو اپنے رب کے نام کی مدد
سے جس نے پیدا کیا اور انسان کو خون کی پھٹکی سے بنایا، پڑھو اور آپ کا رب
بہت ہی مہربانیاں کرنے والا ہے۔“پس یہی آیتیں آپ حضرت جبریل علیہ السلام
سے سن کر اس حال میں غار حرا سے واپس ہوئے کہ آپ کا دل اس انوکھے
واقعہ سے کانپ رہا تھا۔آپ حضرت خدیجہ کے ہاں تشریف لائے اور فرمایا
کہ ”مجھے کمبل اڑھا دو، مجھے کمبل اڑھا دو۔“لوگوں نے آپ کو کمبل اڑھا دیا۔
جب آپ کا ڈر جاتا رہا۔تو آپ نے اپنی زوجہ محترمہ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کو
تفصیل کے ساتھ یہ واقعہ سنایا اور فرمانے لگے کہ ”مجھ کو اب اپنی جان کا خوف
ہو گیا ہے۔“آپ کی اہلیہ محترمہ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے آپ کی ڈھارس
بندھائی اور کہا کہ آپ کا خیال صحیح نہیں ہے۔اللہ کی قسم! آپ کو اللہ کبھی رسوا
نہیں کرے گا، آپ تو اخلاق فاضلہ کے مالک ہیں، آپ تو کنبہ پرور ہیں،
بے کسوں کا بوجھ اپنے سر پر رکھ لیتے ہیں، مفلسوں کے لیے آپ کماتے ہیں،
مہمان نوازی میں آپ بے مثال ہیں اور مشکل وقت میں آپ امر حق کا
ساتھ دیتے ہیں۔ایسے اوصاف حسنہ والا انسان یوں بے وقت ذلت
وخواری کی موت نہیں پا سکتا۔پھر مزید تسلی کے لیے حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا
آپ کو ورقہ بن نوفل کے پاس لے گئیں، جو ان کے چچا زاد بھائی تھے اور
زمانہ جاہلیت میں نصرانی مذہب اختیار کر چکے تھے اور عبرانی زبان کے

الَّذِيْ نَزَّلَ اللَّهُ عَلَى مُوْسَى يَا لَيْتَنِيْ فِيْهَا جَذَعًا، لَيْتَنِيْ أَكُوْنُ حَيًّا إِذْ يُخْرِجُكَ قَوْمُكَ. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((أَوَمُخْرِجِيَّ هُمْ؟)) قَالَ: نَعَمْ، لَمْ يَأْتِ رَجُلٌ قَطُّ بِمِثْلِ مَا جِئْتَ بِهِ إِلَّا عُودِيَ، وَإِنْ يُدْرِكْنِيْ يَوْمُكَ أَنْصُرْكَ نَصْرًا مُؤَزَّرًا. ثُمَّ لَمْ يَنْشَبْ وَرَقَةُ أَنْ تُوُفِّيَ وَفَتَرَ الْوَحْيُ. [أطرافه في: ٣٣٩٢، ٤٩٥٣، ٤٩٥٥، ٤٩٥٦، ٤٩٥٧، ٦٩٨٢][مسلم: ٤٠٥]

کاتب تھے، چنانچہ انجیل کو بھی حسب منشائے خداوندی عبرانی زبان میں لکھا کرتے تھے۔ (انجیل سریانی زبان میں نازل ہوئی تھی پھر اس کا ترجمہ عبرانی زبان میں ہوا۔ ورقہ اسی کو لکھتے تھے) وہ بہت بوڑھے ہو گئے تھے یہاں تک کہ ان کی بینائی بھی رخصت ہو چکی تھی۔ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے ان کے سامنے آپ کے حالات بیان کئے اور کہا کہ اے چچا زاد بھائی! اپنے بھتیجے (محمد صلی اللہ علیہ وسلم) کی زبانی ذرا ان کی کیفیت سن لیجئے۔ وہ بولے کہ بھتیجے آپ نے جو کچھ دیکھا ہے، اس کی تفصیل سناؤ۔ چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے از اول تا آخر پورا واقعہ سنایا، جسے سن کر ورقہ بے اختیار ہو کر بول اٹھے کہ یہ تو وہی ناموس (معزز راز دان فرشتہ) ہے جسے اللہ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام پر وحی دے کر بھیجا تھا۔ کاش! میں آپ کے اس عہد نبوت کے شروع ہونے پر جوان عمر ہوتا۔ کاش! میں اس وقت تک زندہ رہتا جب کہ آپ کی قوم آپ کو اس شہر سے نکال دے گی۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سن کر تعجب سے پوچھا کہ "کیا وہ لوگ مجھ کو نکال دیں گے؟" (حالانکہ میں تو ان میں صادق وامین ومقبول ہوں) ورقہ بولا: ہاں یہ سب کچھ سچ ہے۔ مگر جو شخص بھی آپ کی طرح امر حق لے کر آیا لوگ اس کے دشمن ہی ہو گئے ہیں۔ اگر مجھے آپ کی نبوت کا وہ زمانہ مل جائے تو میں آپ کی پوری پوری مدد کروں گا۔ مگر ورقہ کچھ دنوں کے بعد انتقال کر گئے۔ پھر کچھ عرصہ تک وحی کی آمد موقوف رہی۔

٤۔ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: وَأَخْبَرَنِيْ أَبُوْ سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِالرَّحْمَنِ، أَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِاللَّهِ الْأَنْصَارِيَّ قَالَ۔ وَهُوَ يُحَدِّثُ عَنْ فَتْرَةِ الْوَحْيِ۔ فَقَالَ فِيْ حَدِيْثِهِ: ((بَيْنَا أَنَا أَمْشِيْ، إِذْ سَمِعْتُ صَوْتًا، مِنَ السَّمَاءِ، فَرَفَعْتُ بَصَرِيْ فَإِذَا الْمَلَكُ الَّذِيْ جَاءَنِيْ بِحِرَاءٍ جَالِسٌ عَلَى كُرْسِيٍّ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ، فَرُعِبْتُ مِنْهُ، فَرَجَعْتُ فَقُلْتُ: زَمِّلُوْنِيْ، زَمِّلُوْنِيْ، فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿يَآأَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ۝ قُمْ فَأَنْذِرْ﴾ [إِلَى قَوْلِهِ:] ﴿وَالرُّجْزَ فَاهْجُرْ﴾)) [المدثر: ١-٥] فَحَمِيَ الْوَحْيُ وَتَتَابَعَ.

(۴) ابن شہاب کہتے ہیں کہ مجھ کو ابو سلمہ بن عبدالرحمٰن نے حضرت جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہما سے یہ روایت نقل کی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وحی کے رک جانے کے زمانے کے حالات بیان فرماتے ہوئے کہا کہ "ایک روز میں چلا جا رہا تھا کہ اچانک میں نے آسمان کی طرف ایک آواز سنی اور میں نے اپنا سر آسمان کی طرف اٹھایا، کیا دیکھتا ہوں کہ وہی فرشتہ جو میرے پاس غار حرا میں آیا تھا وہ آسمان و زمین کے بیچ میں ایک کرسی پر بیٹھا ہوا ہے۔ میں اس سے ڈر گیا اور گھر آنے پر میں نے پھر کمبل اوڑھنے کی خواہش ظاہر کی۔ اس وقت اللہ پاک کی طرف سے یہ آیات نازل ہوئیں: "اے لحاف اوڑھ کر لیٹنے والے! اٹھ کھڑا ہو اور لوگوں کو عذاب الٰہی سے ڈرا اور اپنے رب کی بڑائی بیان کر اور اپنے کپڑوں کو پاک صاف رکھ اور گندگی سے دور رہ۔" اس کے بعد وحی تیزی کے ساتھ پے در پے آنے لگی۔ اس حدیث کو یحییٰ بن بکیر

روایت سے اخذ ہونے والے نتائج:

۱: جبرائیل علیہ السلام کا رسول اللہ صلیٰ اللہ علیہ و آلہ وسلم کو دبا کر زبردستی قرآن کی آیات کی تلاوت کرنا (گویا نبوت زور وزبردستی سے دی گئی آپ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ہرگز راضی نہیں تھے)۔

۲: رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا جبرائیل علیہ السلام کی بات پر یقین نہ کرنا۔

۳: خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو اپنی نبوت پر یقین نہیں تھا۔

۴: اہل سنت کے نزدیک اس وقت تک سیدہ خدیجہ سلام اللہ علیہا نعوذ باللہ کافرہ تھیں لھذا ایک کافرہ کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی دل جوئی کرنا اور ان کو یہ یقین دلانا

کہ اللہ آپ کا برا نہیں کرے گا(تو کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو یہ یقین تھا کہ نعوذ باللہ اللہ آپ کا برا چاہتا ہے؟)۔

۵:ورقہ بن نوفل نے آپ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو یقین دلایا کہ آپ نبی ہیں جبکہ آپ کو اپنی نبوت کا یقین نہیں تھا! نعوذ باللہ و استغفر اللہ، یعنی نبی کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو اللہ سبحانہ و تعالیٰ و جبرائیل علیہ السلام سے زیادہ ورقہ بن نوفل کے کلام پر یقین تھا جب تک اس نے تصدیق نہ کر دی آپ صلیٰ اللہ علیہ و آلہ وسلم کو اپنی ہی نبوت میں شک تھا۔

٦:رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی رسالت پر خود آپ علیہ السلام سے بھی پہلے ایمان لانے والا ورقہ بن نوفل تھا، اس حدیث سے ابو بکر کا سب سے پہلے اسلام لانے کا دعویٰ بھی باطل ثابت ہوا۔

۷: ایک مدت تک آپ صلیٰ اللہ علیہ و آلہ وسلم اپنی نبوت میں ہی مشکوک رہے جسکے سبب پہاڑ پر چڑھ جاتے اور خودکشی کرنے کی کوشش کرتے، وہ تو بھلا ہو جبرائیل علیہ السلام کا کہ موقع پر آکر آپ کو اس ہلاکت (کیونکہ خودکشی ہلاکت ہے) سے بچا لیتے۔

ایسی کفر آمیز، توہین نبوت سے بھری روایت کو کوئی ادنی درجہ کا مسلمان بھی قبول نہیں کر سکتا، مگر افسوس ہے بخاری اور اس کا دفاع کرنے والوں کا کہ انکا نبوت کے متعلق یہی عقیدہ ہے، اور ایسی کفریہ روایت کا انکار کرنے والوں کو یہ غالی جماعت منکر حدیث، فاسق اور بدعتی غیرہ کے تمغوں سے نوازتی ہے مگر جب کوئی غیر مسلم اسی روایت کو دلیل بنا کر نبی اکرم صلیٰ اللہ علیہ و آلہ وسلم کی بنوت کا انکار کرتا ہے اور کہتا ہے کہ (یہ نبوت کا جھوٹا ڈرامہ ایک عیسائی کے سبب وجود میں آیا کیونکہ محمد کو یہ ب معلوم ہی نہیں تھا کہ وہ نبی ہیں، اب ورقہ نے سچ بولا تھا یا جھوٹ یہ کوئی نہیں جانتا، وغیرہ وغیرہ) تو اس وقت یہ جماعت سوائے فرار کے کوئی دوسرا راستہ اختیار نہیں کرتی۔

خودکشی اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے نزدیک ایک برا عمل ہے، وہ ارشاد فرماتا ہے:

"وَأَنفِقُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَلَا تُلْقُوا بِأَيْدِيكُمْ إِلَى التَّهْلُكَةِ ۛ وَأَحْسِنُوا ۛ إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْمُحْسِنِينَ"

اور خدا کی راہ میں (مال) خرچ کرو اور اپنے آپ کو ہلاکت میں نہ ڈالو اور نیکی کرو بے شک خدا نیکی کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے (البقرۃ:195)

اگر کوئی اس برے عمل کو کر گزرے تو اسکا ٹھکانہ جہنم ہے:

وَلَا تَقْتُلُوا أَنفُسَكُمْ ۚ إِنَّ اللَّهَ كَانَ بِكُمْ رَحِيمًا (29) وَمَن يَفْعَلْ ذَٰلِكَ عُدْوَانًا وَظُلْمًا فَسَوْفَ نُصْلِيهِ نَارًا ۚ وَكَانَ ذَٰلِكَ عَلَى اللَّهِ يَسِيرًا (30)

اور اپنے آپ کو ہلاک نہ کرو کچھ شک نہیں کہ خدا تم پر مہربان ہے اور جو تعدی اور ظلم سے ایسا کرے گا ہم اس کو عنقریب جہنم میں (30) داخل کریں گے اور یہ خدا کو آسان ہے۔

(النساء 29–30)

خود بنی کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے بھی اس قبیح عمل کے متعلق فرمایا ہے:

5778 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الوَهَّابِ، حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الحَارِثِ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ سُلَيْمَانَ، قَالَ: سَمِعْتُ ذَكْوَانَ، يُحَدِّثُ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «[ص:140] مَنْ تَرَدَّى مِنْ جَبَلٍ فَقَتَلَ نَفْسَهُ، فَهُوَ فِي نَارِ جَهَنَّمَ يَتَرَدَّى فِيهِ خَالِدًا مُخَلَّدًا فِيهَا أَبَدًا، وَمَنْ تَحَسَّى سُمًّا فَقَتَلَ نَفْسَهُ، فَسُمُّهُ فِي يَدِهِ يَتَحَسَّاهُ فِي نَارِ جَهَنَّمَ خَالِدًا مُخَلَّدًا فِيهَا أَبَدًا، وَمَنْ قَتَلَ نَفْسَهُ بِحَدِيدَةٍ، فَحَدِيدَتُهُ فِي يَدِهِ يَجَأُ بِهَا فِي بَطْنِهِ فِي نَارِ جَهَنَّمَ خَالِدًا مُخَلَّدًا فِيهَا أَبَدًا»

ہم سے عبد اللہ بن عبد الوہاب نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم سے خالد بن حارث نے

بیان کیا، ان سے شعبہ نے بیان کیا، ان سے سلیمان نے بیان کیا، انہوں نے کہا کہ میں

نے ذکوان سے سنا، وہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث بیان کرتے تھے کہ

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے پہاڑ سے اپنے آپ کو گرا کر خودکشی کر لی وہ

جہنم کی آگ میں ہو گا اور اس میں ہمیشہ پڑا رہے گا اور جس نے زہر پی کر خودکشی کر لی وہ

زہر اس کے ساتھ میں ہو گا اور جہنم کی آگ میں وہ اسے اسی طرح ہمیشہ پیتا رہے گا اور

جس نے لوہے کے کسی ہتھیار سے خودکشی کر لی تو اس کا ہتھیار اس کے ساتھ میں ہو گا اور

جہنم کی آگ میں ہمیشہ کے لیے وہ اسے اپنے پیٹ میں مارتا رہے گا۔

(صحیح بخاری ،کتاب الطب ،56–باب شُرْبِ السُّمِّ، وَالدَّوَاءِ بِهِ، وَبِمَا يُخَافُ مِنْهُ وَالْخَبِيثِ ، حديث –5778)

(صحیح مسلم،کتاب الایمان،باب غلط تحریم قتل الانسان نفسه و ان من قتل نفسه بشیء عذب به فی النار،حدیث –109)

[راجع: ٣١٦٩]
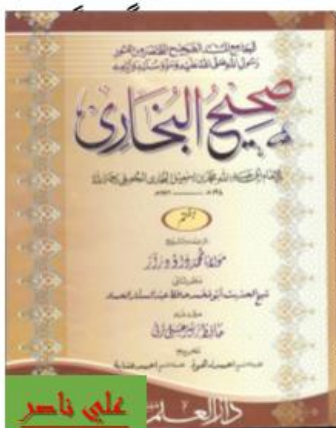
اگر آپ جھوٹے ہوں گے تو ہمیں آ...
ہوں گے تو زہر آپ کو نقصان نہیں پ...

تشریح: یہودیوں کا خیال صحیح ہوا کہ اللہ پاک نے اپنے حبیب ﷺ کو اس زہر سے بذریعہ وحی مطلع ... آخر تک رہا۔ اس سے ان لوگوں کا رد ہوتا ہے جو رسول کریم ﷺ کے لیے عالم الغیب ہونے کا عقیدہ رکھ... لگاتے مگر بعد میں وحی سے معلوم ہوا جیسے فرمایا: ﴿وَلَوْ كُنْتُ اَعْلَمُ الْغَيْبَ لَاسْتَكْثَرْتُ مِنَ الْخَيْرِ وَمَ... میں غیب جانتا تو بہت سی بھلائیاں جمع کر لیتا اور کبھی مجھ کو برائی نہ چھو سکتی۔ معلوم ہوا کہ آپ کے لئے عالم ا... روایت میں یوں ہے کہ وہ عورت کہنے لگی جس نے زہر ملایا تھا کہ آپ نے میرے بھائی، خاوند اور قوم ... رسول ہیں تو یہ گوشت خود آپ سے کہہ دے گا اور اگر آپ دنیادار بادشاہ ہیں تو آپ سے ہم کو راحت مل جا...

بَابُ شُرْبِ السُّمِّ وَالدَّوَاءِ بِهِ وَبِمَا يُخَافُ مِنْهُ وَالْخَبِيْثِ

باب: زہر پینا یا زہریلی اور خوفناک دوا یا ناپاک دوا کا استعمال کرنا

تشریح: قسطلانی نے کہا شافعیہ نے ناپاک دوا کا استعمال علاج کے لئے درست رکھا ہے۔ باب کی حدیث میں صرف زہر کا ذکر ہے اس لئے ناپاک دوا سے شاید وہی مراد ہے۔ (وحیدی)

٥٧٧٨۔ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ، قَالَ: حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سُلَيْمَانَ، قَالَ: سَمِعْتُ ذَكْوَانَ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: قَالَ: ((مَنْ تَرَدَّى مِنْ جَبَلٍ فَقَتَلَ نَفْسَهُ فَهُوَ فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ يَتَرَدَّى فِيْهَا خَالِدًا مُخَلَّدًا فِيْهَا أَبَدًا وَمَنْ تَحَسَّى سُمًّا فَقَتَلَ نَفْسَهُ فَسُمُّهُ فِيْ يَدِهِ يَتَحَسَّاهُ فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ خَالِدًا مُخَلَّدًا فِيْهَا أَبَدًا وَمَنْ قَتَلَ نَفْسَهُ بِحَدِيْدَةٍ فَحَدِيْدَتُهُ فِيْ يَدِهِ يَجَأُ بِهَا فِيْ بَطْنِهِ فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ خَالِدًا مُخَلَّدًا فِيْهَا أَبَدًا)). [راجع: ١٣٦٥] [مسلم: ٣٠١؛ ترمذي: ٢٠٤٤؛ نسائي: ١٩٦٤]

(٥٧٧٨) ہم سے عبداللہ بن عبدالوہاب نے بیان کیا، کہا ہم سے خالد بن حارث نے بیان کیا، ان سے شعبہ نے بیان کیا، ان سے سلیمان نے بیان کیا، انہوں نے کہا کہ میں نے ذکوان سے سنا، وہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث بیان کرتے تھے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”جس نے پہاڑ سے اپنے آپ کو گرا کر خودکشی کر لی وہ جہنم کی آگ میں ہوگا اور اس میں ہمیشہ پڑا رہے گا اور جس نے زہر پی کر خودکشی کر لی تو وہ زہر اس کے ہاتھ میں ہوگا اور جہنم کی آگ میں وہ اسے اسی طرح ہمیشہ پیتا رہے گا اور جس نے لوہے کے کسی ہتھیار سے خودکشی کر لی تو اس کا ہتھیار اس کے ہاتھ میں ہوگا اور جہنم کی آگ میں ہمیشہ کے لیے وہ اسے اپنے پیٹ میں مارتا رہے گا۔“

تشریح: خودکشی کرنا کسی بھی صورت سے ہو بدترین جرم ہے جس کی سزا حدیث ہذا میں بیان کی گئی ہے۔ کتنے مرد عورتیں اس جرم کا ارتکاب کر ڈالتے ہیں جو بہت بڑی غلطی ہے۔

٥٧٧٩۔ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدٌ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ

(٥٧٧٩) ہم سے محمد بن سلام بیکندی نے بیان کیا، کہا ہم کو احمد بن بشیر ابو

توجہ کرنے والے یہ کہتے ہیں کہ یہ واقعہ نبوت کے شروعات دنوں میں پیش آیا اس وقت تک قرآن نازل نہیں ہوا تھا آپ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو یہ معلوم ہی نہیں تھا کہ خودکشی حرام ہے تو پھر اعتراض کیسا؟

جواب: کیا یہ ممکن ہے کہ اللہ سبحانہ تعالیٰ کسی ایسے شخص کو نبوت سے نوازے جو حرام کام انجام دیتا ہو؟ ہرگز نہیں بلکہ ایسا شخص خود کسی ہادی کا محتاج ہے تو دوسروں کو کیا ہدایت کرے گا، اور خودکشی ہر معاشرے میں بری چیز تصور کی جاتی ہے، بلکہ اسے ایک جرم عظیم سمجھا جاتا ہے اور اس قبیح عمل کو کراہیت کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے نیز اس عمل کو انجام دینے والے کو بزدل سمجھا جاتا ہے۔ کیا نزول قرآنی سے پہلے اس برے عمل کو اچھا سمجھا جاتا تھا؟ آیا اس پر کوئی دلیل ہے؟ کیا یہ ممکن ہے کہ ایک نبی اپنی نبوت کی شروعات میں ہی ایسا برا کام انجام دینے کا ارادہ کرے جو سماج میں پست سمجھا جاتا ہو؟ جبکہ عقل بھی اسکے قبیح ہونے کی گواہی دیتی ہو؟ ہرگز نہیں! انبیاء علیہم السلام کو اللہ سبحانہ تعالیٰ ان تمام عیوب سے ہر دور میں محفوظ رکھتا ہے۔

متن پر نظر کرنے کے بعد اب سند کی طرف متوجہ ہوتے ہیں، سند کے اعتبار سے یہ روایت مرسل ہے چنانچہ نووی لکھتا ہے:

وَقَوْلُهُ (أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ أَوَّلُ مَا بدىء بِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْوَحْيِ الرُّؤْيَا الصَّادِقَةَ) هَذَا الْحَدِيثُ مِنْ مَرَاسِيلِ الصَّحَابَةِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ فَإِنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا لَمْ تُدْرِكْ هَذِهِ الْقَضِيَّةَ فَتَكُونُ قَدْ سَمِعَتْهَا مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ مِنَ الصَّحَابِيِّ وَقَدْ قَدَّمْنَا فِي الْفُصُولِ أَنَّ مُرْسَلَ الصَّحَابِيِّ حُجَّةٌ عِنْدَ جَمِيعِ الْعُلَمَاءِ إِلَّا مَا انْفَرَدَ بِهِ الْأُسْتَاذُ أَبُو إِسْحَاقَ الْإِسْفِرَايِنِيُّ وَاللَّهُ أَعْلَمُ

(شرح نووي على مسلم،کتاب الایمان،باب بدء الوحي الیٰ رسول الله صلیٰ الله علیه وسلم،حدیث:۱۶۰)

https://islamweb.net/ar/library/index.php?page=bookcontents&flag=1&bk_no=53&ID=470

https://al-maktaba.org/book/1711/441

عائشہ کا یہ قول کہ نبی کریم صلیٰ اللہ علیہ و آلہ وسلم پر وحی کی ابتداء، یہ حدیث مراسیل صحابہ میں سے ہے کیونکہ عائشہ نے اس واقعہ کو خود نہیں پایا شائد نبی کریم صلیٰ اللہ علیہ و آلہ وسلم سے یا کسی صحابی سے، اور ہم یہ پہلی فصلوں میں بیان کر آئے ہیں صحابہ کی مرسل روایت تمام علماء کے نزدیک حجت ہے الا استاد ابو اسحاق اسفرانی کے۔ واللہ اعلم

صحابہ کی مرسل روایات کے متعلق یہ غلو فقط نووی کا ہی نہیں ہے بلکہ تمام علماء اہل سنت اس میں ملوث ہیں، بالخصوص نام نہاد اہل حدیث، یوں تو یہ سند کی رٹ لگانے والے اہلبیت علیہم السلام کے فضائل میں وارد ہونے والی ہر روایت میں عیب تلاش کرتے ہیں سند کے لحاظ سے مگر جب بات بخاری کی آتی ہے تو اپنے بنائے تمام اصول کو بالائے طاق رکھ دیتے ہیں اور بغیر کسی چوں وچرا کے اسے تسلیم کر لیتے ہیں، کیا صحابہ کی مرسل روایات پر عمل از روئے قرآن جائز ہے؟ کیا اللہ کے رسول نے اسکی طرف کوئی اشارہ کیا ہے؟ یا اسکا حکم فرمایا ہے؟ یا صحابہ خود اصول پر عمل کرتے تھے؟ ان سب کا جواب "نہیں" ہے، کیونکہ وہم و گمان پر دین کی بنیاد نہیں بنائی جا سکتی، اللہ سبحانہ و تعالیٰ واضح طور پر فرماتا ہے کہ:

وَإِن تُطِعْ أَكْثَرَ مَن فِي الْأَرْضِ يُضِلُّوكَ عَن سَبِيلِ اللَّهِ ۚ إِن يَتَّبِعُونَ إِلَّا الظَّنَّ وَإِنْ هُمْ إِلَّا يَخْرُصُونَ

اور اکثر لوگ جو زمین پر آباد ہیں (گمراہ ہیں) اگر تم ان کا کہا مان لو گے تو وہ تمہیں خدا کا رستہ بھلا دیں گے یہ محض خیال کے پیچھے چلتے اور نرے اٹکل کے تیر چلاتے ہیں

الانعام:116

اب یہ کہ شائد صحابی نے نبی کریم صلیٰ اللہ علیہ و آلہ وسلم سے سنا ہو یا کسی صحابی سے یہ فقط گمان ہے یہ بھی ہو سکتا ہے کہ جس صحابی سے سنا ہو شائد وہ پکا منافق ہو، تو کیا ایک منافق کا قول شریعت بن سکتا ہے؟

معترض اگر یہ اعتراض کرے کہ صحابہ تو ایک دوسرے کو اچھی طرح جانتے تھے وہ بھلا کیسے کسی منافق سے حدیث لے سکتے ہیں، تو یہ بات علم میں ہونی چاہئے کہ مدینہ منورہ میں ایک بڑی جماعت تھی جو ظاہر میں تو مسلمان کی طرح ہی رہتی تھی مگر باطن میں مسلمان کی سب سے بڑی دشمن تھی انہوں نے اپنے آپ کو ایسے چھپا رکھا تھا کہ صحابہ تو بہت دور

بقول قرآن نبی کریم صلیٰ اللہ علیہ و آلہ وسلم کا ان کو پہچاننا مشکل تھا چنانچہ ارشاد خداوند ہے:

وَمِمَّنْ حَوْلَكُم مِّنَ الْأَعْرَابِ مُنَافِقُونَ ۖ وَمِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ ۖ مَرَدُوا عَلَى النِّفَاقِ لَا تَعْلَمُهُمْ ۖ نَحْنُ نَعْلَمُهُمْ ۚ سَنُعَذِّبُهُم مَّرَّتَيْنِ ثُمَّ يُرَدُّونَ إِلَىٰ عَذَابٍ عَظِيمٍ

اور تمہارے گرد و نواح کے بعض دیہاتی منافق ہیں اور بعض مدینے والے بھی نفاق پر اڑے ہوئے ہیں تم انہیں نہیں جانتے۔ ہم جانتے ہیں۔ ہم ان کو دوہرا عذاب دیں گے پھر وہ بڑے عذاب کی طرف لوٹائے جائیں گے

(التوبة: ١٠١)

واضح رہے کہ سورہ توبہ نبی کریم صلیٰ اللہ علیہ و آلہ وسلم کی حیات طیبہ کے آخری ایام میں نازل ہوا، اس وقت بغیر وحی کے نبی کریم صلیٰ اللہ علیہ و آلہ وسلم ان منافقین کی پہچان نا کر سکے تو صحابہ بھلا کیسے پہچان سکتے تھے ان منافقین کو۔ اب کیا معلوم جس صحابی سے یہ روایت بیان کر رہا ہے منافق ہے یا مومن؟ قرآن مجید مین اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے منافقین کو جھوٹا کہا ہے:

إِذَا جَاءَكَ الْمُنَافِقُونَ قَالُوا نَشْهَدُ إِنَّكَ لَرَسُولُ اللَّهِ ۗ وَاللَّهُ يَعْلَمُ إِنَّكَ لَرَسُولُهُ وَاللَّهُ يَشْهَدُ إِنَّ الْمُنَافِقِينَ لَكَاذِبُونَ

(اے محمد ﷺ) جب منافق لوگ تمہارے پاس آتے ہیں تو (ازراہ نفاق) کہتے ہیں کہ ہم اقرار کرتے ہیں کہ آپ بے شک خدا کے پیغمبر ہیں اور خدا جانتا ہے کہ در حقیقت تم اس کے پیغمبر ہو لیکن خدا ظاہر کئے دیتا ہے کہ منافق (دل سے اعتقاد نہ رکھنے کے لحاظ سے) جھوٹے ہیں

(المنافقون : ۱)

اس صورت میں قرآن کی رو سے مرسل صحابی حجت نہیں ہو سکتی۔

خود نبی کریم صلیٰ اللہ علیہ و آلہ وسلم کا عمل بھی یہ تھا کہ آپ بھی صحابہ کی بات کو بغیر چوں وچرا کے قبول نہیں کرتے تھے کیونکہ بعض اوقات صحابہ خود نبی کریم صلیٰ اللہ علیہ و آلہ وسلم سے جھوٹ بول دیتے تھے جس کا ذکر خود نبی کریم صلیٰ اللہ علیہ و آلہ وسلم نے واضح طور پر کیا ہے۔ چنانچہ بخاری نے اپنی صحیح میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنھما سے روایت کی ہے کہ:

4747- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ، عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ، حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّ هِلاَلَ بْنَ أُمَيَّةَ، قَذَفَ امْرَأَتَهُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَرِيكِ ابْنِ سَحْمَاءَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «البَيِّنَةَ أَوْ حَدٌّ فِي ظَهْرِكَ»، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِذَا رَأَى أَحَدُنَا عَلَى امْرَأَتِهِ رَجُلًا يَنْطَلِقُ يَلْتَمِسُ البَيِّنَةَ، فَجَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: «البَيِّنَةَ وَإِلَّا حَدٌّ فِي ظَهْرِكَ» فَقَالَ [ص:101] هِلاَلٌ: وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالحَقِّ إِنِّي لَصَادِقٌ، فَلَيُنْزِلَنَّ اللَّهُ مَا يُبَرِّئُ ظَهْرِي مِنَ الحَدِّ، فَنَزَلَ جِبْرِيلُ وَأَنْزَلَ عَلَيْهِ: {وَالَّذِينَ يَرْمُونَ أَزْوَاجَهُمْ} [النور: 6] فَقَرَأَ حَتَّى بَلَغَ: {إِنْ كَانَ مِنَ الصَّادِقِينَ} [النور: 9] فَانْصَرَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَرْسَلَ إِلَيْهَا، فَجَاءَ هِلاَلٌ فَشَهِدَ، وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: «إِنَّ اللَّهَ يَعْلَمُ أَنَّ أَحَدَكُمَا كَاذِبٌ، فَهَلْ مِنْكُمَا تَائِبٌ» ثُمَّ قَامَتْ فَشَهِدَتْ، فَلَمَّا كَانَتْ عِنْدَ الخَامِسَةِ وَقَّفُوهَا، وَقَالُوا: إِنَّهَا مُوجِبَةٌ، قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: فَتَلَكَّأَتْ وَنَكَصَتْ، حَتَّى ظَنَنَّا أَنَّهَا تَرْجِعُ، ثُمَّ قَالَتْ: لاَ أَفْضَحُ قَوْمِي سَائِرَ اليَوْمِ، فَمَضَتْ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «أَبْصِرُوهَا، فَإِنْ جَاءَتْ بِهِ أَكْحَلَ العَيْنَيْنِ، سَابِغَ الأَلْيَتَيْنِ، خَدَلَّجَ السَّاقَيْنِ، فَهُوَ لِشَرِيكِ ابْنِ سَحْمَاءَ»، فَجَاءَتْ بِهِ كَذَلِكَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لَوْلاَ مَا مَضَى مِنْ كِتَابِ اللَّهِ لَكَانَ لِي وَلَهَا شَأْنٌ»

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کہا ہلال بن امیہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ و سل کے سامنے اپنی بیوی پر شریک بن سحماء کے ساتھ تہمت لگائی۔ نبی کریم صلیٰ اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ اس کے گواہ لاو ورنہ تمہاری پیٹھ پر حد لگائی جائے گی۔ انہوں نے عرض کیا: یارسول اللہ! ایک شخص اپنی بیوی کے ساتھ ایک غیر کو مبتلا دیکھتا ہے تو کیا وہ ایسی حالت میں گواہ تلاش کرنے جائے گا؟ لیکن آپ یہی فرماتے رہے کہ گواہ لاو، ورنہ تمہاری پشت پر حد جاری جائے گی۔ اس پر بلال نے عرض کیا: اس کی ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ نبی بنا کر بھیجا ہے میں سچا ہوں اور اللہ تعالیٰ خود ہی کوئی ایسی آیت نازل فرمائے گا جس کے ذریعہ میرے اوپر سے حد دور ہو جائے گی۔ اتنے میں جبرائیل علیہ السلام تشریف لائے اور یہ آیت نازل ہوئی (والذین یرمون ازواجکم) سے (ان کان من الصادقین)۔ (جس میں ایسی صورت میں لعان کا حکم ہے) جب نزول وحی کا سلسلہ ختم ہوا تو نبی کریم صلیٰ اللہ علیہ و آلہ وسلم نے بلال کو آدمی بھیج کر بلوایا وہ آئے اور آیت کے مطابق چار مرتبہ قسم کھائی۔ نبی کریم صلیٰ اللہ علیہ و آلہ وسلم نے اس موقع پر فرمایا کہ اللہ خوب جانتا ہے کہ تم میں سے ایک ضرور جھوٹا ہے۔

(صحیح بخاری،کتاب التفسیر،باب قوله :و یدرا عنه العذاب ان تشهد اربع شهادات،بالله انه لمن الکاذبین حدیث نمبر :4747)

((قَدْ قُضِيَ فِيْكَ وَفِي امْرَأَتِكَ)) قَالَ: فَتَلَاعَنَا وَأَنَا شَاهِدٌ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَفَارَقَهَا فَكَانَتْ سُنَّةً أَنْ يُفَرَّقَ بَيْنَ الْمُتَلَاعِنَيْنِ. وَكَانَتْ حَامِلًا فَأَنْكَرَ حَمْلَهَا وَكَانَ ابْنُهَا يُدْعَى إِلَيْهَا ثُمَّ جَرَتِ السُّنَّةُ فِي الْمِيْرَاثِ أَنْ يَرِثَهَا وَتَرِثَ مِنْهُ مَا فَرَضَ اللّٰهُ لَهَا. [راجع: ٤٢٣]

رسول ... بار ... نے ... پھر آ ... کے ... حاملہ ... اسے ... کا وا ... وارث

تشریح: لعان کا بچہ اپنے باپ کا تو وارث نہ ہوگا کیونکہ باپ نے اپ ... ولد الزنا ہونا تسلیم نہیں کیا۔

بَابُ قَوْلِهِ:

باب: اللہ عزوجل کا فرمان:

﴿وَيَدْرَأُ عَنْهَا الْعَذَابَ أَنْ تَشْهَدَ أَرْبَعَ شَهَادَاتٍ بِاللّٰهِ إِنَّهُ لَمِنَ الْكَاذِبِيْنَ﴾

''اور عورت سزا سے اس طرح بچ سکتی ہے کہ وہ چار دفعہ اللہ کی قسم کھا کر کہے کہ بیشک وہ مرد جھوٹا ہے۔ پانچویں دفعہ کہے کہ اگر وہ مرد سچا ہو تو مجھ پر اللہ کا غضب نازل ہو۔''

٤٧٤٧۔ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ عَدِيٍّ عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: أَنَّ هِلَالَ بْنَ أُمَيَّةَ قَذَفَ امْرَأَتَهُ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ بِشَرِيْكِ بْنِ سَحْمَاءَ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((الْبَيِّنَةَ أَوْ حَدٌّ فِيْ ظَهْرِكَ)) فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! إِذَا رَأَى أَحَدُنَا عَلَى امْرَأَتِهِ رَجُلًا يَنْطَلِقُ يَلْتَمِسُ الْبَيِّنَةَ فَجَعَلَ النَّبِيُّ ﷺ يَقُوْلُ: ((الْبَيِّنَةَ وَإِلَّا حَدٌّ فِيْ ظَهْرِكَ)) فَقَالَ هِلَالٌ: وَالَّذِيْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ إِنِّيْ لَصَادِقٌ فَلَيُنْزِلَنَّ اللّٰهُ مَا يُبَرِّئُ

(۴۷۴۷) مجھ سے محمد بن بشار نے بیان کیا، کہا ہم سے ابن ابی عدی نے بیان کیا، ان سے ہشام بن حسان نے، ان سے عکرمہ نے بیان کیا اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہ ہلال بن امیہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ کے سامنے اپنے بیوی پر شریک بن سحماء کے ساتھ تہمت لگائی۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''اس کے گواہ لاؤ ورنہ تمہاری پیٹھ پر حد لگائی جائے گی۔'' انہوں نے عرض کیا: یارسول اللہ! ایک شخص اپنی بیوی کے ساتھ ایک غیر کو مبتلا دیکھتا ہے تو کیا وہ ایسی حالت میں گواہ تلاش کرنے جائے گا؟ لیکن آپ ﷺ یہی فرماتے رہے کہ ''گواہ لاؤ، ورنہ تمہاری پیٹھ پر حد جاری کی جائے گی۔'' اس پر ہلال رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ نبی بنا کر بھیجا ہے میں سچا ہوں اور اللہ تعالیٰ خود ہی کوئی ایسی آیت

ظَهْرِيْ مِنَ الْحَدِّ فَنَزَلَ جِبْرِيْلُ وَأَنْزَلَ عَلَيْهِ ﴿وَالَّذِيْنَ يَرْمُوْنَ أَزْوَاجَهُمْ﴾ فَقَرَأَ حَتَّى بَلَغَ ﴿إِنْ كَانَ مِنَ الصَّادِقِيْنَ﴾ فَانْصَرَفَ النَّبِيُّ ﷺ فَأَرْسَلَ إِلَيْهَا فَجَاءَ هِلَالٌ فَشَهِدَ وَالنَّبِيُّ ﷺ يَقُوْلُ: ((إِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ أَنَّ أَحَدَكُمَا كَاذِبٌ فَهَلْ مِنْكُمَا تَائِبٌ)) ثُمَّ قَامَتْ فَشَهِدَتْ فَلَمَّا كَانَتْ عِنْدَ الْخَامِسَةِ وَقَّفُوْهَا وَقَالُوْا: إِنَّهَا مُوْجِبَةٌ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: فَتَلَكَّأَتْ وَنَكَصَتْ حَتَّى ظَنَنَّا أَنَّهَا تَرْجِعُ ثُمَّ قَالَتْ: لَا أَفْضَحُ قَوْمِيْ سَائِرَ الْيَوْمِ فَمَضَتْ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((أَبْصِرُوْهَا فَإِنْ جَاءَتْ بِهِ أَكْحَلَ الْعَيْنَيْنِ سَابِغَ الْأَلْيَتَيْنِ خَدَلَّجَ السَّاقَيْنِ فَهُوَ لِشَرِيْكِ ابْنِ سَحْمَاءَ)) فَجَاءَتْ بِهِ كَذَلِكَ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((لَوْلَا مَا مَضَى مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ لَكَانَ لِيْ وَلَهَا شَأْنٌ)). [راجع: ٢٦٧١]

نازل فرمائے گا۔ جس کے ذریعہ میرے اوپر سے حد دور ہو جائے گی۔ اتنے میں جبرئیل تشریف لائے اور یہ آیت نازل ہوئی: "وَالَّذِيْنَ يَرْمُوْنَ أَزْوَاجَهُمْ" سے لے کر "إِنْ كَانَ مِنَ الصَّادِقِيْنَ" (جس میں ایسی صورت میں لعان کا حکم ہے) جب نزول وحی کا سلسلہ ختم ہوا تو آپ نے ہلال رضی اللہ عنہ کو آدمی بھیج کر بلوایا وہ آئے اور آیت کے مطابق چار مرتبہ قسم کھائی۔ نبی اکرم ﷺ نے اس موقع پر فرمایا: "اللہ خوب جانتا ہے کہ تم میں سے ایک ضرور جھوٹا ہے تو کیا وہ توبہ کرنے پر تیار نہیں ہے۔" اس کے بعد ان کی بیوی کھڑی ہوئیں اور انہوں نے بھی قسم کھائی، جب وہ پانچویں پر پہنچیں (اور چار مرتبہ برأت کی قسم کھانے کے بعد، کہنے لگیں کہ اگر میں جھوٹی ہوں تو مجھ پر اللہ کا غضب ہو) تو لوگوں نے انہیں روکنے کی کوشش کی اور کہا کہ (اگر تم جھوٹی ہو تو) اس سے تم پر اللہ کا عذاب ضرور نازل ہوگا۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ اس پر وہ ہچکچائیں ہم نے سمجھا کہ اب وہ اپنا بیان واپس لے لیں گے۔ لیکن اس نے یہ کہتے ہوئے کہ زندگی بھر کے لیے میں اپنی قوم کو رسوا نہیں کروں گی۔ پانچویں بار قسم کھائی۔ پھر نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: "دیکھنا اگر بچہ خوب سیاہ آنکھوں والا، بھاری سرین اور بھری بھری پنڈلیوں والا پیدا ہو تو پھر وہ شریک بن سحماء ہی کا ہوگا۔" چنانچہ جب پیدا ہوا تو وہ اسی شکل وصورت کا تھا۔ نبی ﷺ نے فرمایا: "اگر کتاب اللہ کا حکم نہ آ چکا ہوتا تو میں اسے رجمی سزا دیتا۔"

کے یا اقرار کے نہیں ہو سکتا۔ نبی کریم ﷺ کی بات اور تھی۔ ممکن ہے آپ کو وحی سے یہ معلوم ی کی آیت کا شان نزول ہلال بن امیہ کے بارے میں بتلایا ہے۔

باب: اللہ تعالیٰ کا ارشاد:

"اور پانچویں مرتبہ یہ کہے کہ مجھ پر اللہ کا غضب نازل ہو اگر وہ مرد سچا ہے۔"

(۴۷۴۸) ہم سے مقدم بن محمد بن یحییٰ نے بیان کیا، کہا مجھ سے میرے چچا قاسم بن یحییٰ نے بیان کیا، ان سے عبید اللہ نے، قاسم نے عبید اللہ سے سنا

خود صحابہ بھی قبول حدیث کے لئے دیگر صحابہ سے گواہ طلب کرتے تھے مسلم نے اپنی صحیح میں جناب ابو سعید خذری علیہ الرحمہ سے روایت کی ہے کہ:

6245 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ خُصَيْفَةَ، عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الخُدْرِيِّ، قَالَ: كُنْتُ فِي مَجْلِسٍ مِنْ مَجَالِسِ الأَنْصَارِ، إِذْ جَاءَ أَبُو مُوسَى كَأَنَّهُ مَذْعُورٌ، فَقَالَ: اسْتَأْذَنْتُ عَلَى عُمَرَ ثَلاَثًا، فَلَمْ يُؤْذَنْ لِي فَرَجَعْتُ، فَقَالَ: مَا مَنَعَكَ؟ قُلْتُ: اسْتَأْذَنْتُ ثَلاَثًا فَلَمْ يُؤْذَنْ لِي فَرَجَعْتُ، وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «إِذَا اسْتَأْذَنَ أَحَدُكُمْ ثَلاَثًا فَلَمْ يُؤْذَنْ لَهُ فَلْيَرْجِعْ» فَقَالَ: وَاللَّهِ لَتُقِيمَنَّ عَلَيْهِ بِبَيِّنَةٍ، أَمِنْكُمْ أَحَدٌ سَمِعَهُ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ فَقَالَ أُبَيُّ [ص:55] بْنُ كَعْبٍ: وَاللَّهِ لاَ يَقُومُ مَعَكَ إِلَّا أَصْغَرُ القَوْمِ، فَكُنْتُ أَصْغَرَ القَوْمِ فَقُمْتُ مَعَهُ، فَأَخْبَرْتُ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ذَلِكَ وَقَالَ ابْنُ المُبَارَكِ، أَخْبَرَنِي ابْنُ عُيَيْنَةَ، حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ خُصَيْفَةَ، عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ، سَمِعْتُ أَبَا سَعِيدٍ، بِهَذَا

ابو سعید خذری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں انصار کی ایک مجلس میں تھا کہ ابو موسیٰ آیا جیسے گھبرائے ہوئے ہو۔ اس نے کہا میں نے عمر کے یہاں تین مرتبہ اندر آنے کی اجازت چاہی لیکن مجھے کوئی جواب نہیں ملا، اس لئے واپس چلا آیا (عمر کو معلوم ہوا) تو

اس نے دریافت کیا کہ (اندر آنے میں) کیا بات مانع تھی؟ میں نے کہا کہ میں نے تین مرتبہ اندر آنے کی اجازت مانگی اور جب کوئی جواب نہیں ملا تو واپس چلا گیا اور رسول اللہ صلیٰ اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی کسی سے تین مرتبہ اجازت چاہے اور اجازت نا ملے تو واپس چلا جانا چاہیے، عمر نے کہا: واللہ! واللہ! تمہیں اس حدیث کی صحت کے لئے کوئی گواہ لانا ہوگا۔

(ابو موسیٰ نے مجلس والوں سے پوچھا) کیا تم میں سے کوئی ایسا ہے جس نے نبی کریم صلیٰ اللہ علیہ وسلم سے یہ حدیث سنی ہو؟ ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اللہ کی قسم! تمہارے ساتھ (اس کی گواہی دینے کے سوا) جماعت میں سب سے کم عمر آدمی تھا میں اس کے ساتھ اٹھ کھڑا ہو گیا اور عمر سے کہا کہ واقعی نبی کریم صلیٰ اللہ علیہ وسلم نے ایسا فرمایا ہے۔
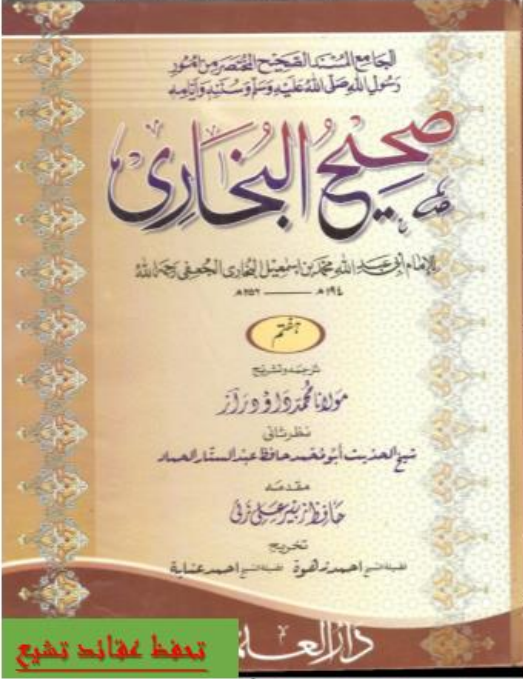
(صحیح بخاری، کتاب الاستئذان، باب التسلیم والاستئذان ثلاثا، حدیث نمبر: 6245)

لَمْ أَرَ شَيْئًا أَشْبَهَ بِاللَّمَمِ مِنْ قَوْلِ أَبِي هُرَيْرَةَ ؛ح: وَ حَدَّثَنِي مَحْمُودٌ، قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: مَا رَأَيْتُ شَيْئًا أَشْبَهَ بِاللَّمَمِ مِمَّا قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((إِنَّ اللَّهَ كَتَبَ عَلَى ابْنِ آدَمَ حَظَّهُ مِنَ الزِّنَا أَدْرَكَ ذَلِكَ لَا مَحَالَةَ فَزِنَا الْعَيْنِ النَّظَرُ وَزِنَا اللِّسَانِ النُّطْقُ وَالنَّفْسُ تَمَنَّى وَتَشْتَهِي وَالْفَرْجُ يُصَدِّقُ ذَلِكَ كُلَّهُ وَيُكَذِّبُهُ)). [طرفه في: ٦٦١٢] [مسلم:٦٧٥٣؛ ابوداود:٢١٥٢]

نے بیا ... مشابہ میں ... ہیں وہ ... کہا ہم ... ان سے ... اس حدی ... سے نقل ... حصہ لکھ ... زبان کا ... شرمگاہ ...

تشریح: مطلب یہ ہے کہ نفس میں زنا کی خواہش پیدا ہوتی ہے اب اگر ... خواہش غلط اور جھوٹ ہوگئی اس صورت میں معافی ہو جائے گی۔

بَابُ التَّسْلِيمِ وَالْاِسْتِئْذَانِ ثَلَاثًا

باب: سلام اور اجازت تین مرتبہ ہونی چاہیے

٦٢٤٤ـ حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُثَنَّى، حَدَّثَنَا ثُمَامَةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ إِذَا سَلَّمَ سَلَّمَ ثَلَاثًا وَإِذَا تَكَلَّمَ بِكَلِمَةٍ أَعَادَهَا ثَلَاثًا. [راجع: ٩٤]

(۶۲۴۴) مجھ سے اسحاق نے بیان کیا، کہا ہم کو عبدالصمد نے خبر دی، انہیں عبداللہ بن مثنیٰ نے خبر دی، کہا ہم سے ثمامہ بن عبداللہ نے بیان کیا اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ ﷺ جب کسی کو سلام کرتے (اور جواب نہ ملتا) تو تین مرتبہ سلام کرتے تھے اور جب آپ کوئی بات فرماتے تو (زیادہ سے زیادہ) تین مرتبہ اسے دہراتے۔

٦٢٤٥ـ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ خُصَيْفَةَ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: كُنْتُ فِي مَجْلِسٍ مِنْ مَجَالِسِ الْأَنْصَارِ إِذْ جَاءَ أَبُو مُوسَى كَأَنَّهُ مَذْعُورٌ فَقَالَ: اسْتَأْذَنْتُ عَلَى عُمَرَ ثَلَاثًا فَلَمْ يُؤْذَنْ لِي فَرَجَعْتُ وَقَالَ: مَا مَنَعَكَ؟ قُلْتُ: اسْتَأْذَنْتُ ثَلَاثًا فَلَمْ يُؤْذَنْ لِي فَرَجَعْتُ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِذَا

(۶۲۴۵) ہم سے علی بن عبداللہ نے بیان کیا، کہا ہم سے سفیان نے بیان کیا، کہا ہم سے یزید بن خصیفہ نے بیان کیا، ان سے بسر بن سعید نے اور ان سے ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں انصار کی ایک مجلس میں تھا ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ تشریف لائے جیسے گھبرائے ہوئے ہوں۔ انہوں نے کہا میں نے عمر رضی اللہ عنہ کے ہاں تین مرتبہ اندر آنے کی اجازت چاہی لیکن مجھے کوئی جواب نہیں ملا، اس لیے واپس چلا آیا (جب عمر رضی اللہ عنہ کو معلوم ہوا) تو انہوں نے دریافت کیا کہ (اندر آنے میں) کیا بات مانع تھی؟ میں نے کہا: میں نے تین مرتبہ اندر آنے کی اجازت مانگی اور جب مجھے کوئی جواب نہیں ملا تو

اسْتَأْذَنَ أَحَدُكُمْ ثَلَاثًا فَلَمْ يُؤْذَنْ لَهُ فَلْيَرْجِعْ)) فَقَالَ: وَاللَّهِ! لَتُقِيْمَنَّ عَلَيْهِ بَيِّنَةً أَمِنْكُمْ أَحَدٌ سَمِعَهُ مِنَ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ أُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ: وَاللَّهِ! لَا يَقُوْمُ مَعَكَ إِلَّا أَصْغَرُ الْقَوْمِ فَكُنْتُ أَصْغَرَ الْقَوْمِ فَقُمْتُ مَعَهُ فَأَخْبَرْتُ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ ذَلِكَ.

وَقَالَ ابْنُ الْمُبَارَكِ: أَخْبَرَنِي ابْنُ عُيَيْنَةَ، قَالَ: حَدَّثَنِي يَزِيْدُ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيْدٍ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا سَعِيْدٍ بِهَذَا. [راجع: ٢٠٦٢] قَالَ أَبُوْ عَبْدِاللَّهِ: أَرَادَ عُمَرُ التَّثَبُّتَ لَا أَنْ لَا يُجِيْزَ خَبَرَ الْوَاحِدِ.

واپس چلا گیا اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ''جب تم میں سے کوئی کسی سے تین مرتبہ اجازت چاہے اور اجازت نہ ملے تو واپس چلا جانا چاہیے۔'' عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: واللہ! تمہیں اس حدیث کی صحت کے لیے کوئی گواہ لانا ہو گا۔ (ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے مجلس والوں سے پوچھا) کیا تم میں سے کوئی ایسا ہے جس نے آنحضرت ﷺ سے یہ حدیث سنی ہو؟ ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ کی قسم! تمہارے ساتھ (اس کی گواہی دینے کے سوا) جماعت میں سب سے کم عمر شخص کے اور کوئی نہیں کھڑا ہو گا۔ ابوسعید نے کہا اور میں ہی جماعت کا وہ سب سے کم عمر آدمی تھا میں ان کے ساتھ اٹھ کر گیا اور عمر رضی اللہ عنہ سے کہا: واقعی نبی کریم ﷺ نے ایسا فرمایا ہے۔ اور ابن مبارک نے بیان کیا کہ مجھے سفیان بن عیینہ نے خبر دی، کہا مجھے یزید بن خصیفہ نے بیان کیا، انہوں نے بسر بن سعید سے، کہا میں نے ابوسعید رضی اللہ عنہ سے سنا، پھر یہی حدیث نقل کی امام بخاری رحمہ اللہ نے کہا: عمر رضی اللہ عنہ نے ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے جو گواہ لانے کو کہا تو اس سے مقصد فقط اتنا تھا کہ حدیث کی اور زیادہ توثیق ہو جائے۔ یہ بات نہ تھی کہ وہ خبر واحد کو جائز نہ سمجھتے تھے۔

تشریح: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس گواہی کے بعد فوراً حدیث کو تسلیم کر لیا۔ مؤمن کی شان یہی ہونی چاہیے۔ (رضی اللہ عنہ وارضاہ) پس بسر کا سماع ابوسعید سے ثابت ہوا اس روایت سے یہ بھی ثابت ہوا کہ ایک راوی کی روایت بھی
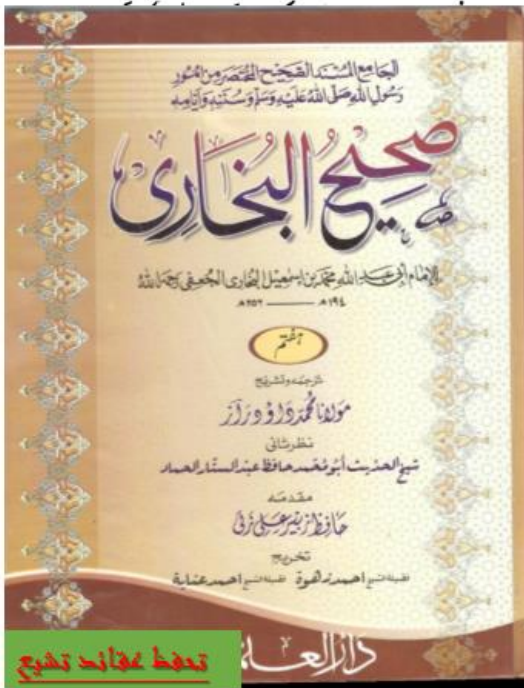
گے۔ اہل حدیث کا یہی قول ہے۔ بعض نسخوں میں یہ عبارت زائد ہے: ''قال ابو عبد

امام بخاری رحمہ اللہ نے کہا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جو ابوموسیٰ سے گواہ لانے کو کہا تو ان کا م

کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ ایک صحابی کی روایت کردہ حدیث کو صحیح نہیں سمجھتے تھے۔

بَابٌ: إِذَا دُعِيَ الرَّجُلُ فَجَاءَ هَلْ يَسْتَأْذِنُ؟

باب: اگر کو ... اندر داخل ہو

وَقَالَ سَعِيْدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِيْ رَافِعٍ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((هُوَ إِذْنُهُ)).

سعید نے قتادہ سے ... نے کہ نبی کریم ﷺ

تشریح: اب پھر اذن لینے کی ضرورت نہیں۔ باب کی حدیث میں باوجود دعوت کے ا... چلا جائے تب نئے اذن کی ضرورت نہیں ورنہ اذن لینا چاہیے۔

٦٢٤٦۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ نُعَيْمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُمَرُ (۶۲۴۶) ہم سے

اس روایت کو مسلم اور دیگر محدثین نے بھی نقل کیا ہے، مسلم میں ہے کہ عمر نے ابو موسیٰ سے کہا: **فوالله لأوجعن ظهرك و بطنك أو لتأتين بمن يشهد لك** اللہ کی قسم یا (حدیث) کے لئے گواہ لاو گرنہ تیرے پیٹ اور کمر کو پیٹ دونگا۔

(صحیح مسلم، کتاب الآداب، باب الاستئذان غدیث نمبر: 4007)

يَقُومُ مَعَهُ إِلَّا أَصْغَرُ الْقَوْمِ قَالَ أَبُو سَعِيدٍ قُلْتُ أَنَا أَصْغَرُ الْقَوْمِ قَالَ فَاذْهَبْ بِهِ *

دوں گا، ابی ... جو ہم لوگوں ... سے چھوٹا ہو ...

(فائدہ) مترجم کہتا ہے حضرت عمرؓ کو ابو موسیٰ اشعری کی صداقت اور دیانت میں کسی ... کے ساتھ احادیث بیان نہ کریں اور اس چیز کا انسداد ہو جائے، نیز ممکن ہے کہ حضر... میں آرہا ہے۔

٩٢٣- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ خُصَيْفَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَزَادَ ابْنُ أَبِي عُمَرَ فِي حَدِيثِهِ قَالَ أَبُو سَعِيدٍ فَقُمْتُ مَعَهُ فَذَهَبْتُ إِلَى عُمَرَ فَشَهِدْتُ *

۹۲۳۔ قتیبہ ... اسی سند ... روایت میں ... ابو موسیٰ ... گواہی دی۔

٩٢٤- حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ الْأَشَجِّ أَنَّ بُسْرَ بْنَ سَعِيدٍ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ يَقُولُ كُنَّا فِي مَجْلِسٍ عِنْدَ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ فَأَتَى أَبُو مُوسَى الْأَشْعَرِيُّ مُغْضَبًا حَتَّى وَقَفَ فَقَالَ أَنْشُدُكُمُ اللَّهَ هَلْ سَمِعَ أَحَدٌ مِنْكُمْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الِاسْتِئْذَانُ ثَلَاثٌ فَإِنْ أُذِنَ لَكَ وَإِلَّا فَارْجِعْ قَالَ أُبَيٌّ وَمَا ذَاكَ قَالَ اسْتَأْذَنْتُ عَلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ أَمْسِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَلَمْ يُؤْذَنْ لِي فَرَجَعْتُ ثُمَّ جِئْتُهُ الْيَوْمَ فَدَخَلْتُ عَلَيْهِ فَأَخْبَرْتُهُ أَنِّي جِئْتُ أَمْسِ فَسَلَّمْتُ ثَلَاثًا ثُمَّ انْصَرَفْتُ قَالَ قَدْ سَمِعْنَاكَ وَنَحْنُ حِينَئِذٍ عَلَى شُغْلٍ فَلَوْ مَا اسْتَأْذَنْتَ حَتَّى يُؤْذَنَ لَكَ قَالَ اسْتَأْذَنْتُ كَمَا سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَوَاللَّهِ لَأُوجِعَنَّ ظَهْرَكَ وَبَطْنَكَ أَوْ لَتَأْتِيَنَّ بِمَنْ يَشْهَدُ لَكَ عَلَى هَذَا فَقَالَ أُبَيٌّ

۹۲۴۔ ابوالطاہر، عبداللہ بن وہب، عمرو بن حارث، بکیر بن اشج، بسر بن سعید، ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم ابی بن کعب کے پاس مجلس میں بیٹھے ہوئے تھے کہ اتنے میں ابو موسیٰؓ غصہ میں آئے اور کھڑے ہو کر کہنے لگے، میں تم کو اللہ تعالیٰ کی قسم دے کر دریافت کرتا ہوں کیا تم میں سے کسی نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے؟ آپ فرماتے تھے تین مرتبہ اجازت طلب کرنی چاہئے، اگر مل جائے تو بہتر ہے ورنہ لوٹ جائے، ابی بن کعب بولے تم یہ کیوں پوچھتے ہو؟ انہوں نے کہا میں نے کل حضرت عمرؓ کے مکان پر تین مرتبہ اجازت طلب کی، مجھے اجازت نہ ملی، میں لوٹ آیا، آج پھر ان کے پاس گیا، اور کہا کل میں تمہارے پاس آیا تھا، اور تین مرتبہ سلام کیا تھا، حضرت عمر نے کہا، میں نے سنا تھا، ہم اس وقت کام میں تھے، پھر تم نے اجازت کیوں نہیں مانگی، تاوقتیکہ تم کو اجازت ملتی، میں نے عرض کیا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے جس طرح میں نے سنا ہے، اسی طرح اجازت طلب کی ہے، انہوں نے کہا، بخدا میں تیری پیٹھ اور پیٹ کو سزا دوں گا یا تو اس حدیث پر گواہ پیش کر، ابی بن کعب بولے تو خدا

بْنُ كَعْبٍ فَوَاللَّهِ لَا يَقُومُ مَعَكَ إِلَّا أَحْدَثُنَا سِنًّا قُمْ يَا أَبَا سَعِيدٍ فَقُمْتُ حَتَّى أَتَيْتُ عُمَرَ فَقُلْتُ قَدْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ هَذَا *

کی قسم تمہارے ساتھ وہ جائے جو ہم سب میں کم سن ہو، ابو سعیدؓ کھڑے ہو جاؤ، چنانچہ میں اٹھا اور حضرت عمرؓ کے پاس آیا اور کہا کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ حدیث سنی ہے۔

٩٢٥- حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ حَدَّثَنَا بِشْرٌ يَعْنِي ابْنَ مُفَضَّلٍ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ يَزِيدَ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّ أَبَا مُوسَى أَتَى بَابَ عُمَرَ فَاسْتَأْذَنَ فَقَالَ عُمَرُ وَاحِدَةٌ ثُمَّ اسْتَأْذَنَ الثَّانِيَةَ فَقَالَ عُمَرُ ثِنْتَانِ ثُمَّ اسْتَأْذَنَ الثَّالِثَةَ فَقَالَ عُمَرُ ثَلَاثٌ ثُمَّ انْصَرَفَ فَأَتْبَعَهُ فَرَدَّهُ فَقَالَ إِنْ كَانَ هَذَا شَيْئًا حَفِظْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهَا وَإِلَّا فَلَأَجْعَلَنَّكَ عِظَةً قَالَ أَبُو سَعِيدٍ فَأَتَانَا فَقَالَ أَلَمْ تَعْلَمُوا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۹۲۵۔ ... نضرہ ... حضر ... عمرؓ ... حضر ... مانگی تو ... حضر ... ان کو ... موافق ... عبرت ... کہا، کیا ... ہے، حاضرین ہنسنے لگے، میں نے کہا تمہارے پاس ایک مسلمان بھائی ڈرا ہوا آیا ہے، اور تم ہنستے ہو، میں نے کہا ابو موسیٰؓ چل اس تکلیف میں میں تیرا شریک ہوں، وہ حضرت عمرؓ کے پاس آئے اور کہا، یہ ابو سعید گواہ موجود ہیں۔

كِلَاهُمَا عَنْ أَبِي نَضْرَةَ قَالَا سَمِعْنَاهُ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ بِمَعْنَى حَدِيثِ بِشْرِ ابْنِ مُفَضَّلٍ عَنْ أَبِي مَسْلَمَةَ *

۹۲۶۔ محمد بن مثنیٰ، ابن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، ابی مسلمہ، ابو نضرہ، ابو سعید۔

(دوسری سند) احمد بن الحسن بن الخراش، شبابہ، شعبہ، جریری، سعید بن یزید، ابو نضرہ، حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بشر بن مفضل عن ابی مسلمہ کی روایت کی طرح حدیث مروی ہے۔

٩٢٧- وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا

۹۲۷۔ محمد بن حاتم، یحییٰ بن سعید القطان، ابن جریج، عطاء، عبید

صحابہ کے پرستاروں سے سوال:

کیاابو موسیٰ عمر کے نزدیک اس لائق نہیں تھا جو اس کی بیان کردہ روایت کو بغیر گواہ کے قبول کر لیا جائے؟

ہم نے یہاں بہت اختصار سے کام لیا ہے اور نمونہ کے طور پر ان چند نصوص پر اکتفاء کیا ہے وگرنہ ایسی مثالوں سے کتب اہلسنت بھری ہوئی ہیں۔

نتیجہ:

مرسل صحابی پر عمل قرآن و سنت کے خلاف ہے اور سیرت صحابہ کے بھی خلاف ہے تو نووی یا کسی اور مولوی کے، جو بات قرآن و سنت کے خلاف ہے، اس گمان کی کیا حیثیت و قیمت رہ جاتی ہے؟

ہم پہلے بیان کر چکے ہیں کہ اس روایت کا سلسلہ عائشہ پر جا کر ختم ہوتا ہے انکے سوا صحابہ میں سے کسی نے بھی اس مضمون کے ساتھ اس کفریہ روایت کو نقل نہیں کیا۔

اولاً تو تنہا ایک عورت کی بات کو خلاف قرآن و سنت تسلیم کر لینا خلاف دین و عقل ہے۔

چنانچہ اگر صحابی بھی خلاف قرآن و سنت روایت بیان کرے تو اس کی روایت مردود شمار ہوتی ہے اس پر صحابہ نے بھی عمل کیا ہے چنانچہ عمر نے فاطمہ بنت قیس صحابیہ کی بیان کردہ حدیث کو یہ کہ کر رد کیا:

46 - (1480) وَحَدَّثَنَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ جَبَلَةَ، حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ، حَدَّثَنَا عَمَّارُ بْنُ رُزَيْقٍ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، قَالَ: كُنْتُ مَعَ الْأَسْوَدِ بْنِ يَزِيدَ جَالِسًا فِي الْمَسْجِدِ الْأَعْظَمِ، وَمَعَنَا الشَّعْبِيُّ، فَحَدَّثَ الشَّعْبِيُّ بِحَدِيثِ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ، «أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، لَمْ يَجْعَلْ لَهَا سُكْنَى وَلَا نَفَقَةً»، ثُمَّ أَخَذَ الْأَسْوَدُ كَفًّا مِنْ حَصًى، فَحَصَبَهُ بِهِ، فَقَالَ: وَيْلَكَ تُحَدِّثُ بِمِثْلِ هَذَا، قَالَ عُمَرُ: لَا نَتْرُكُ كِتَابَ اللهِ وَسُنَّةَ نَبِيِّنَا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِقَوْلِ امْرَأَةٍ، لَا نَدْرِي لَعَلَّهَا حَفِظَتْ، أَوْ نَسِيَتْ، لَهَا السُّكْنَى وَالنَّفَقَةُ، قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ: {لَا تُخْرِجُوهُنَّ مِنْ بُيُوتِهِنَّ وَلَا يَخْرُجْنَ إِلَّا أَنْ يَأْتِينَ بِفَاحِشَةٍ مُبَيِّنَةٍ} [الطلاق: 1]،

عمر نے کہا: کہ ہم نہیں چھوڑتے کتاب اللہ تعالیٰ کی اور سنت اپنے نبی کی ایک عورت کے قول سے کہ معلوم نہیں شائد وہ بھول گئی یا یاد رکھا اور مطلقہ ثلاث کو گھر دینا چاہئے اور

خرچہ بھی کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: {لَا تُخْرِجُوهُنَّ مِنْ بُيُوتِهِنَّ وَلَا يَخْرُجْنَ إِلَّا أَنْ يَأْتِينَ بِفَاحِشَةٍ مُبَيِّنَةٍ} [الطلاق: 1]

مت نکالو ان کو ان کے گھروں سے مگر جب وہ کوئی کھلی بے حیائی کریں (یعنی زنا)۔

(صحیح مسلم، کتاب الطلاق،باب المطلقة ثلاثة لا نفقة لها ،حدیث :1480)
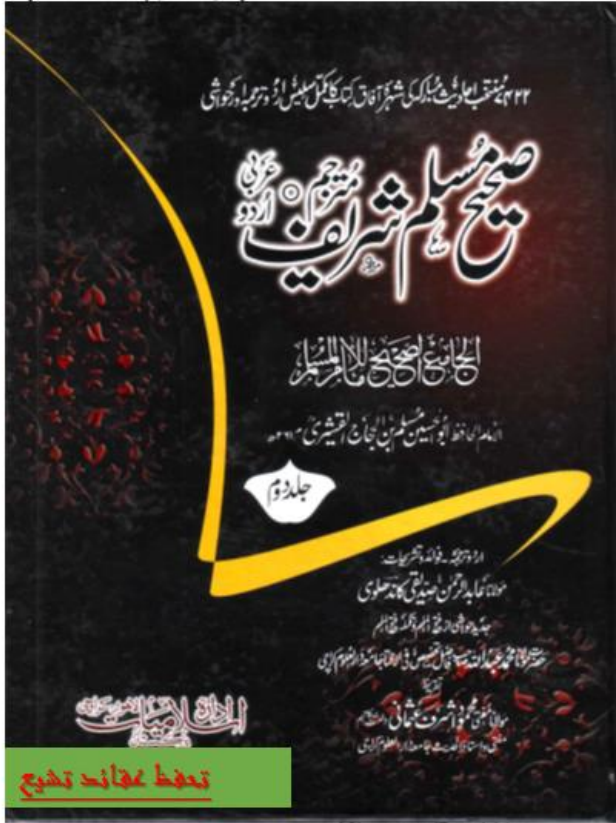
أَيْنَ تَعْتَدُّ قَالَتْ طَلَّقَنِي بَعْلِي ثَلَاثًا فَأَذِنَ لِي
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ أَعْتَدَّ فِي أَهْلِي *

١٢١٢- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ
قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا سُ
عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ فَاطِمَةَ
قَيْسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمُ
ثَلَاثًا قَالَ لَيْسَ لَهَا سُكْنَى وَلَا نَفَقَةٌ *

١٢١٣- وَحَدَّثَنِي إِسْحَقُ بْنُ إِبْ
الْحَنْظَلِيُّ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ حَدَّثَنَا عَ
بْنُ رُزَيْقٍ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الشَّعْبِيِّ
فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ قَالَتْ طَلَّقَنِي زَوْجِي
فَأَرَدْتُ النُّقْلَةَ فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ
وَسَلَّمَ فَقَالَ انْتَقِلِي إِلَى بَيْتِ ابْنِ عَمِّكِ عَ
بْنِ أُمِّ مَكْتُومٍ فَاعْتَدِّي عِنْدَهُ *

جاؤ، اور وہیں عدت گزارو۔

١٢١٤- وَحَدَّثَنَاه مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ جَبَلَةَ حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ حَدَّثَنَا عَمَّارُ بْنُ رُزَيْقٍ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ قَالَ كُنْتُ مَعَ الْأَسْوَدِ بْنِ يَزِيدَ جَالِسًا فِي الْمَسْجِدِ الْأَعْظَمِ وَمَعَنَا الشَّعْبِيُّ فَحَدَّثَ الشَّعْبِيُّ بِحَدِيثِ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَجْعَلْ لَهَا سُكْنَى وَلَا نَفَقَةً ثُمَّ أَخَذَ الْأَسْوَدُ كَفًّا مِنْ حَصًى فَحَصَبَهُ بِهِ فَقَالَ وَيْلَكَ تُحَدِّثُ بِمِثْلِ هَذَا قَالَ عُمَرُ لَا نَتْرُكُ كِتَابَ اللَّهِ وَسُنَّةَ نَبِيِّنَا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِقَوْلِ امْرَأَةٍ لَا نَدْرِي لَعَلَّهَا حَفِظَتْ أَوْ نَسِيَتْ لَهَا السُّكْنَى وَالنَّفَقَةُ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ (لَا تُخْرِجُوهُنَّ مِنْ بُيُوتِهِنَّ وَلَا يَخْرُجْنَ إِلَّا أَنْ يَأْتِينَ بِفَاحِشَةٍ مُبَيِّنَةٍ) *

۱۲۱۴۔ محمد بن عمرو بن جبلہ، ابو احمد، عمار بن رزیق، ابو اسحاق بیان کرتے ہیں، کہ ہم مسجد اعظم میں اسود بن یزید کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے اور ہمارے ساتھ شعبی بھی تھے، شعبی نے حضرت فاطمہ بنت قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی حدیث بیان کی، کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے لئے سکنی اور نفقہ کچھ متعین نہیں فرمایا، اسود نے ایک مٹھی کنکریاں لیں اور شعبی کی طرف پھینکیں، اور فرمایا افسوس ہے، کہ تم ایسی حدیث بیان کرتے ہو، حالانکہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا تھا، کہ ہم اللہ کی کتاب، اور اپنے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ایک عورت کے قول پر نہیں چھوڑ سکتے، معلوم نہیں، کہ اس نے یاد رکھا یا بھول گئی، ایسی عورت کے لئے گھر بھی ہے اور خرچہ بھی، اللہ رب العزت فرماتا ہے، کہ انہیں ان کے گھروں سے مت نکالو، تاوقتیکہ وہ کھلی بے حیائی نہ کریں۔

اسی باب کی ایک اور روایت میں کچھ یوں بیان ہوا ہے کہ:

40 – (1480) حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلْوَانِيُّ، وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ، جَمِيعًا عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ، حَدَّثَنَا أَبِي، عَنْ صَالِحٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، أَنَّ أَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ، أَخْبَرَهُ، أَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ قَيْسٍ، أَخْبَرَتْهُ أَنَّهَا كَانَتْ تَحْتَ أَبِي عَمْرِو بْنِ حَفْصِ بْنِ الْمُغِيرَةِ، فَطَلَّقَهَا آخِرَ ثَلَاثِ تَطْلِيقَاتٍ، فَزَعَمَتْ أَنَّهَا جَاءَتْ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَسْتَفْتِيهِ فِي خُرُوجِهَا مِنْ بَيْتِهَا، «فَأَمَرَهَا أَنْ تَنْتَقِلَ إِلَى ابْنِ أُمِّ مَكْتُومٍ الْأَعْمَى»، «فَأَبَى مَرْوَانُ أَنْ يُصَدِّقَهُ فِي خُرُوجِ الْمُطَلَّقَةِ مِنْ بَيْتِهَا»، " وقَالَ عُرْوَةُ: إِنَّ عَائِشَةَ أَنْكَرَتْ ذَلِكَ عَلَى فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ "،

فاطمہ بنت قیس نے خبر دی کہ وہ ابو عمرو کے پاس تھی اور اس نے تین طلاق دیں پھر فاطمہ نے کہا میں رسول اللہ صلیٰ اللہ علیہ و وسلم کے پاس آئی اور آپ صلیٰ اللہ علیہ و سلم سے دریافت کیا گھر سے نکلنے کو تو آپ صلیٰ اللہ علیہ و سلم نے حکم دیا کہ ابن ام مکتوم کے گھر چلی جاو اور مروان نے اسکی تصدیق نا کی مطلقہ کے گھر سے نکلنے میں اور عروہ نے کہا کہ عائشہ نے بھی فاطمہ بنت قیس کی اس بات کو قابل انکار جانا۔

فِي بَيْتِ مَيْمُونَةَ فَقَالُوا إِنَّ أَبَا
امْرَأَتَهُ ثَلَاثًا فَهَلْ لَهَا مِنْ نَفَقَةٍ فَقَالَ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَتْ لَهَا
الْعِدَّةُ وَأَرْسَلَ إِلَيْهَا أَنْ لَا تَسْبِقِي
وَأَمَرَهَا أَنْ تَنْتَقِلَ إِلَى أُمِّ شَرِيكٍ ثُمَّ
أَنَّ أُمَّ شَرِيكٍ يَأْتِيهَا الْمُهَاجِرُو
فَانْطَلِقِي إِلَى ابْنِ أُمِّ مَكْتُومٍ الْأَعْمَى
وَضَعْتِ خِمَارَكِ لَمْ يَرَكِ فَانْطَلَقَتْ
مَضَتْ عِدَّتُهَا أَنْكَحَهَا رَسُولُ اللَّهِ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُسَامَةَ بْنَ زَيْدِ بْنِ حَارِثَ
١٢٠٥- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْ
وَابْنُ حُجْرٍ قَالُوا حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ يَعْنُو
عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ
بِنْتِ قَيْسٍ ح و حَدَّثَنَاه أَبُو بَكْرِ بْ
حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّ
حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ
ذَلِكَ مِنْ فِيهَا كِتَابًا قَالَتْ كُنْتُ عِنْ
بَنِي مَخْزُومٍ فَطَلَّقَنِي الْبَتَّةَ فَأَرْسَلْتُ إِلَى أَهْلِهِ أَبْتَغِي
النَّفَقَةَ وَاقْتَصُّوا الْحَدِيثَ بِمَعْنَى حَدِيثِ يَحْيَى بْنِ
أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِ
مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو لَا تَفُوتِينَا بِنَفْسِكِ *

کا مطالبہ کیا، اور یحییٰ بن ابی کثیر کی روایت کی طرح حدیث منقول ہے۔

١٢٠٦- حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلْوَانِيُّ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ جَمِيعًا عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ أَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ قَيْسٍ أَخْبَرَتْهُ أَنَّهَا كَانَتْ تَحْتَ أَبِي عَمْرِو بْنِ حَفْصِ بْنِ الْمُغِيرَةِ فَطَلَّقَهَا آخِرَ ثَلَاثِ تَطْلِيقَاتٍ فَزَعَمَتْ أَنَّهَا جَاءَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى

١٢٠٦۔ حسن بن علی الحلوانی اور عبد بن حمید، یعقوب بن ابراہیم بن سعد، بواسطہ اپنے والد، صالح ابن شہاب، ابو سلمہ بن عبدالرحمٰن، حضرت فاطمہ بنت قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ وہ ابو عمرو کے نکاح میں تھیں، اس نے انہیں تین طلاقیں دے دیں، حضرت فاطمہؓ بیان کرتی ہیں، کہ پھر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی، اور آپ سے گھر سے نکلنے کے

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَسْتَفْتِيهِ فِي خُرُوجِهَا مِنْ بَيْتِهَا فَأَمَرَهَا أَنْ تَنْتَقِلَ إِلَى ابْنِ أُمِّ مَكْتُومٍ الْأَعْمَى فَأَبَى مَرْوَانُ أَنْ يُصَدِّقَهُ فِي خُرُوجِ الْمُطَلَّقَةِ مِنْ بَيْتِهَا وَ قَالَ عُرْوَةُ إِنَّ عَائِشَةَ أَنْكَرَتْ ذَلِكَ عَلَى فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ *

بارے میں دریافت فرمایا، آپ نے انہیں حکم دیا کہ ابن ام مکتوم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے گھر چلی جاؤ (جو کہ نابینا تھے) مروان نے مطلقہ کے گھر سے نکلنے کے بارے میں، ان کی تصدیق نہیں کی، اور عروہؓ نے بیان کیا، کہ حضرت عائشہؓ نے بھی فاطمہ بنت قیس کی اس بات کو قابل انکار سمجھا۔

(فائدہ) انہیں عذر کی وجہ سے اجازت دی گئی ہوگی، ورنہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے، "ولا تخرجو هن من بيو تهن" اور اکثر علمائے کرام کا یہی مسلک ہے (عینی جلد ۲۰ صفحہ (۳۰۸)۔

۱۲۰۷- وَحَدَّثَنِيهِ مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا حُجَيْنٌ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ مَعَ قَوْلِ عُرْوَةَ إِنَّ عَائِشَةَ أَنْكَرَتْ ذَلِكَ عَلَى فَاطِمَةَ *

۱۲۰۷۔ محمد بن رافع، حجین، لیث، عقیل، ابن شہاب سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت نقل کرتے ہیں، اور عروہ کا یہ قول بھی بیان کیا ہے، کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اس بات کا فاطمہ پر انکار کیا ہے۔

۱۲۰۸- حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ وَاللَّفْظُ لِعَبْدٍ قَالَا أَخْبَرَنَا عَبْدُ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ أَنَّ أَبَا عَمْرِو بْنَ حَفْ الْمُغِيرَةِ خَرَجَ مَعَ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِ الْيَمَنِ فَأَرْسَلَ إِلَى امْرَأَتِهِ فَاطِمَةَ بِنْتِ بِتَطْلِيقَةٍ كَانَتْ بَقِيَتْ مِنْ طَلَاقِهَا وَأَ الْحَارِثَ بْنَ هِشَامٍ وَعَيَّاشَ بْنَ أَبِي رَبِيعَ فَقَالَا لَهَا وَاللَّهِ مَا لَكِ نَفَقَةٌ إِلَّا أَنْ حَامِلًا فَأَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ فَذَكَرَتْ لَهُ قَوْلَهُمَا فَقَالَ لَا نَفَقَ فَاسْتَأْذَنَتْهُ فِي الِانْتِقَالِ فَأَذِنَ لَهَا فَقَالَتْ رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ إِلَى ابْنِ أُمِّ مَكْتُومٍ أَعْمَى تَضَعُ ثِيَابَهَا عِنْدَهُ وَلَا يَرَاهَا فَلَمَّا عِدَّتُهَا أَنْكَحَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ فَأَرْسَلَ إِلَيْهَا مَرْوَانُ قَبِي ذُؤَيْبٍ يَسْأَلُهَا عَنِ الْحَدِيثِ فَحَدَّثَتْهُ

۱۲۰۸۔ اسحاق بن ابراہیم اور عبد بن حمید، عبدالرزاق معمر،
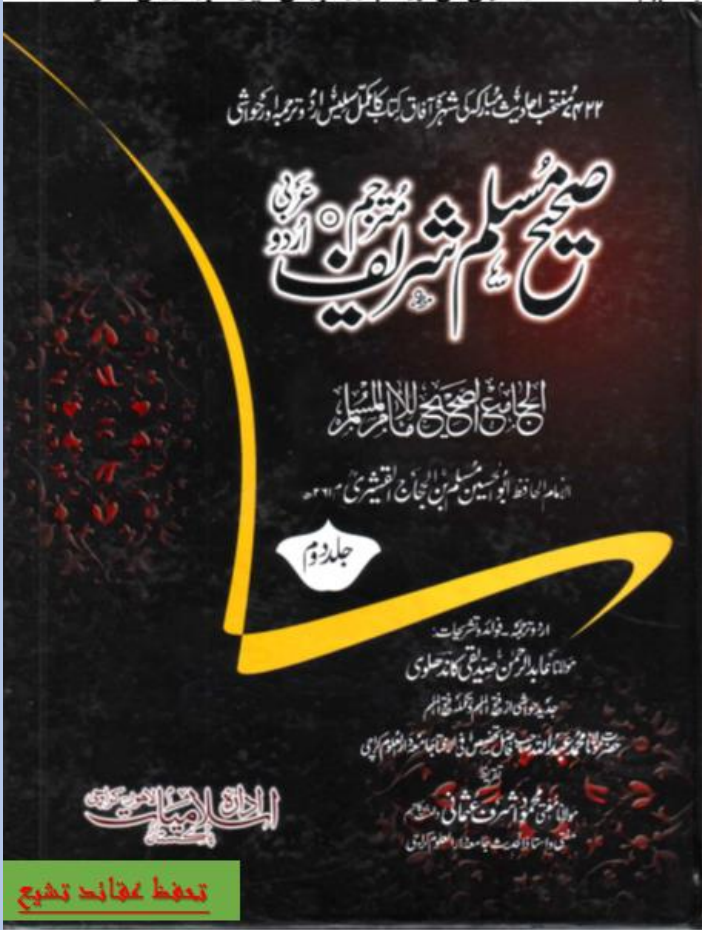
غور کرنے کی بات ہے، یہ روایت تو مرسل بھی نہیں جب بھی صحابہ نے اسے خلاف قرآن و سنت ہونے کے سبب رد کیا، تو اب اگر کسی روایت میں خود عائشہ منفرد ہو اور روایت مرسل ہونے کے ساتھ ساتھ خلاف قرآن بھی ہو تو بھلا روایت کیسے قابل قبول ہو سکتی ہے، جبکہ نا فاطمہ بنت قیس کی مذمت میں کوی خاص آیت نازل ہوئی نہ اس نے اللہ کے رسول صلیٰ اللہ علیہ و آلہ سلم سے جھوٹ بولا بر خلاف اس کے اللہ سبحانہ تعالیٰ نے سورہ تحریم میں عائشہ و حفصہ کی مذمت کی ہے اور انہیں تیڑھے دل والیاں کہ کر مخاطب کیا ہے:

إِن تَتُوبَا إِلَى اللَّهِ فَقَدْ صَغَتْ قُلُوبُكُمَا ۖ وَإِن تَظَاهَرَا عَلَيْهِ فَإِنَّ اللَّهَ هُوَ مَوْلَاهُ وَجِبْرِيلُ وَصَالِحُ الْمُؤْمِنِينَ ۖ وَالْمَلَائِكَةُ بَعْدَ ذَٰلِكَ ظَهِيرٌ

اگر تم دونوں اللہ کی جناب میں توبہ کرو تو (بہتر) ورنہ تمہارے دل تو کج ہو گئے ہیں، اور اگر تم ان (نبی کریمؐ) کے خلاف ایک دوسرے کی مدد کرو گی تو بے شک اللہ ان کا مدد گار ہے اور جبرائیل اور نیک بخت ایمان والے بھی، اور سب فرشتے اس کے بعد ان کے حامی ہیں۔

(التحریم:4)

اس آیت کی شان نزول کے متعلق بخاری نے اپنی صحیح میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ:

4914 - حَدَّثَنَا عَلِيٌّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، قَالَ: سَمِعْتُ عُبَيْدَ بْنَ حُنَيْنٍ، قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، يَقُولُ: أَرَدْتُ أَنْ أَسْأَلَ عُمَرَ بْنَ الخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، فَقُلْتُ: يَا أَمِيرَ المُؤْمِنِينَ، مَنِ المَرْأَتَانِ اللَّتَانِ تَظَاهَرَتَا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ فَمَا أَتْمَمْتُ كَلاَمِي حَتَّى قَالَ: «عَائِشَةُ، وَحَفْصَةُ»

میں نے (عمر) سے پوچھا اے امیر المومنین! وہ عورتیں کون تھیں جنھوں نے نبی کریم صلیٰ اللہ علیہ وسلم کے مقابل ایسا کیا تھا؟ ابھی میں نے اپنی بات پوری نہ کی تھی اس نے کہا وہ عائشہ و حفصہ تھیں۔

(صحیح بخاری، کتاب التفسیر، باب قوله ان تتوبا الیٰ الله فقد صغت قلوبکما ، حدیث:4915)

بَابٌ:

باب: اللہ عزوجل کا فرمان:

﴿وَإِذْ أَسَرَّ النَّبِيُّ إِلَى بَعْضِ أَزْوَاجِهِ حَدِيثًا فَلَمَّا نَبَّأَتْ بِهِ وَأَظْهَرَهُ اللَّهُ عَلَيْهِ عَرَّفَ بَعْضَهُ وَأَعْرَضَ عَنْ بَعْضٍ فَلَمَّا نَبَّأَهَا بِهِ قَالَتْ مَنْ أَنْبَأَكَ هَذَا قَالَ نَبَّأَنِيَ الْعَلِيمُ الْخَبِيرُ﴾ فِيهِ عَائِشَةُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

''اور جب نبی نے ایک بات اپنی بیوی سے فرمادی پھر جب آپ کی بیوی نے وہ بات کسی اور بیوی کو بتادی اور اللہ نے نبی کو اس کی خبر دی تو نبی نے اس کا کچھ حصہ بتلا دیا اور کچھ سے اعراض فرمایا، پھر جب نبی نے اس بیوی کو وہ بات بتلا دی تو وہ کہنے لگیں کہ آپ کو کس نے خبر دی ہے آپ نے فرمایا کہ مجھے علم رکھنے والے اور خبر رکھنے والے اللہ نے خبر دی ہے۔'' اس باب میں عائشہ رضی اللہ عنہا کی بھی ایک حدیث نبی کریم ﷺ سے مروی ہے۔

٤٩١٤ـ حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ابْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْمُغِيرَةِ الْجُعْفِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيٌّ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى ابْنُ سَعِيدٍ سَمِعْتُ عُبَيْدَ بْنَ حُنَيْنٍ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ: أَرَدْتُ أَنْ أَسْأَلَ عُمَرَ فَقُلْتُ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ! مَنِ الْمَرْأَتَانِ اللَّتَانِ تَظَاهَرَتَا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَمَا أَتْمَمْتُ كَلَامِي حَتَّى قَالَ: عَائِشَةُ وَحَفْصَةُ.

(۴۹۱۴) ہم سے ابوعبداللہ محمد بن اسماعیل بن ابراہیم بن مغیرہ جعفی رحمہ اللہ نے بیان کیا، کہا ہم سے علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا، کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے بیان کیا، کہا ہم سے یحییٰ بن سعید انصاری نے بیان کیا، کہا میں نے عبید بن حنین سے سنا، انہوں نے بیان کیا کہ میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے سنا وہ بیان کرتے تھے کہ میں نے عمر رضی اللہ عنہ سے ایک بات پوچھنے کا ارادہ کیا اور عرض کیا: یا امیر المؤمنین! وہ کون دو عورتیں تھیں جنہوں نے رسول اللہ ﷺ کو ستانے کے لئے منصوبہ بنایا تھا؟ ابھی میں نے اپنی بات پوری بھی نہیں کی تھی کہ انہوں نے کہا وہ عائشہ اور حفصہ رضی اللہ عنہما تھیں۔

[راجع: ٨٩]

بَابُ قَوْلِهِ:

باب: اللہ تعالیٰ

﴿إِنْ تَتُوبَا إِلَى اللَّهِ فَقَدْ صَغَتْ قُلُوبُكُمَا﴾ صَغَوْتُ وَأَصْغَيْتُ مِلْتُ ﴿لِتَصْغَى﴾ لِتَمِيلَ ﴿وَإِنْ تَظَاهَرَا عَلَيْهِ فَإِنَّ اللَّهَ هُوَ مَوْلَاهُ وَجِبْرِيلُ وَصَالِحُ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمَلَائِكَةُ بَعْدَ ذَلِكَ ظَهِيرٌ﴾ عَوْنٌ تَظَاهَرُونَ تَعَاوَنُونَ وَقَالَ مُجَاهِدٌ: ﴿قُوا أَنْفُسَكُمْ وَأَهْلِيكُمْ﴾ بِتَقْوَى اللَّهِ وَأَدِّبُوهُمْ.

''اے دونوں بیویو! اگر
اس (غلط بات کی)
صَغَوْتُ وَأَصْغَيْتُ
ہے جس کا معنی جھک جا
کے مقابلہ میں تم روز نیا
ہیں اور نیک مسلمان ہیں
کا معنی مددگار۔ ''تَظَا
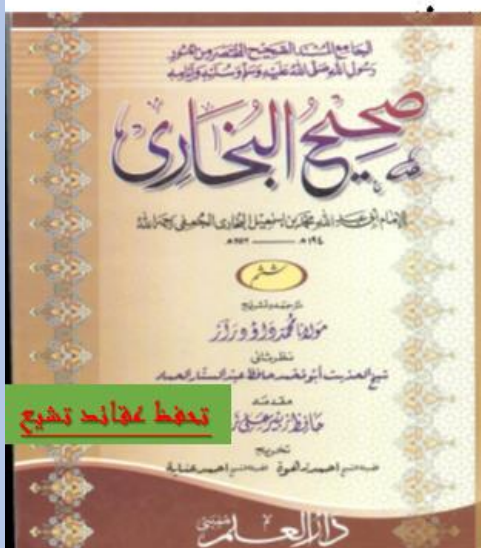
نیز مذید دو روایات اور بیان کی گئی ہیں جن میں عائشہ کا نبی کریم صلیٰ اللہ علیہ و آلہ وسلم سے جھوٹ بولنا موجود ہے:

5267 - حَدَّثَنِي الحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ صَبَّاحٍ، حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: زَعَمَ عَطَاءٌ، أَنَّهُ سَمِعَ عُبَيْدَ بْنَ عُمَيْرٍ، يَقُولُ: سَمِعْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَمْكُثُ عِنْدَ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ، وَيَشْرَبُ عِنْدَهَا عَسَلًا، فَتَوَاصَيْتُ أَنَا وَحَفْصَةُ: أَنَّ أَيَّتَنَا دَخَلَ عَلَيْهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلْتَقُلْ: إِنِّي أَجِدُ مِنْكَ رِيحَ مَغَافِيرَ، أَكَلْتَ مَغَافِيرَ، فَدَخَلَ عَلَى إِحْدَاهُمَا، فَقَالَتْ لَهُ ذَلِكَ، فَقَالَ: «لاَ، بَلْ شَرِبْتُ عَسَلًا عِنْدَ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ، وَلَنْ أَعُودَ لَهُ» فَنَزَلَتْ: {يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ لِمَ تُحَرِّمُ مَا أَحَلَّ اللَّهُ لَكَ} [التحريم: 1]- إِلَى - {إِنْ تَتُوبَا إِلَى اللَّهِ} [التحريم: 4] لِعَائِشَةَ وَحَفْصَةَ: {وَإِذْ أَسَرَّ النَّبِيُّ إِلَى بَعْضِ أَزْوَاجِهِ} [التحريم: 3] لِقَوْلِهِ: «بَلْ شَرِبْتُ عَسَلًا»

مجھ سے حسن بن محمد بن صباح نے بیان کیا، کہا ہم سے حجاج بن محمد اعور نے، ان سے ابن جریج نے کہ عطاء بن ابی رباح نے یقین کے ساتھ کہا کہ انہوں نے عبید بن عمیر سے سنا، انہوں نے بیان کیا کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے سنا، انہوں نے بیان کیا

کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ام المؤمنین زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کے یہاں ٹھہرتے تھے اور ان کے یہاں شہد پیا کرتے تھے۔ چنانچہ میں نے اور حفصہ رضی اللہ عنہ نے مل کر صلاح کی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہم میں سے جس کے یہاں بھی تشریف لائیں تو آنحضرت سے یہ کہا جائے کہ آپ کے منہ سے مغافیر (ایک خاص قسم کے بدبودار گوند) کی آتی ہے، کیا آپ نے مغافیر کھایا ہے؟ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بعد ہم میں سے ایک کے یہاں تشریف لائے تو انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہی بات کہی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہیں بلکہ میں نے زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کے ہاں شہد پیا ہے، اب دوبارہ نہیں پیوں گا۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی کہ اے نبی! آپ وہ چیز کیوں حرام کرتے ہیں جو اللہ نے آپ کے لیے حلال کی ہے "تا" إِنْ تَتُوبَا إِلَى اللَّهِ، یہ حضرت عائشہ اور حفصہ رضی اللہ عنہما کی طرف خطاب ہے۔وَإِذْ أَسَرَّ النَّبِيُّ إِلَى بَعْضِ أَزْوَاجِهِ حديثا میں حدیث سے آپ کا یہی فرمانا مراد ہے کہ میں نے مغافیر نہیں کھایا بلکہ شہد پیا ہے۔

بِشَيْءٍ. وَقَالَ: ﴿لَكُمْ فِي رَسُوْلِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ﴾. [الاحزاب: ٢١] [راجع: ٤٩١١]

لیے رسول اللہ ﷺ کی پیروی عمدہ پیروی ہے۔"

تشریح: بعض اہل سیر نے آیت باب کا شان نزول حضرت ماریہ رضی اللہ عنہا کے واقعہ کو بتایا ہے جب نبی کریم ﷺ نے ان کو اپنے اوپر حرام کر لیا تھا۔

٥٢٦٧ـ حَدَّثَنِي الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ صَبَّاحٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: زَعَمَ عَطَاءٌ أَنَّهُ سَمِعَ عُبَيْدَ بْنَ عُمَيْرٍ، يَقُوْلُ: سَمِعْتُ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَمْكُثُ عِنْدَ زَيْنَبَ ابْنَةِ جَحْشٍ، وَيَشْرَبُ عِنْدَهَا عَسَلاً، فَتَوَاصَيْتُ أَنَا وَحَفْصَةُ أَنَّ أَيَّتَنَا دَخَلَ عَلَيْهَا النَّبِيُّ ﷺ فَلْتَقُلْ إِنِّي أَجِدُ مِنْكَ رِيحَ مَغَافِيرَ، أَكَلْتَ مَغَافِيرَ فَدَخَلَ عَلَى إِحْدَاهُمَا فَقَالَتْ لَهُ ذَلِكَ، فَقَالَ: ((لَا بَلْ شَرِبْتُ عَسَلاً عِنْدَ زَيْنَبَ ابْنَةِ جَحْشٍ وَلَنْ أَعُوْدَ لَهُ)). فَنَزَلَتْ: ﴿يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ لِمَ تُحَرِّمُ مَا أَحَلَّ اللَّهُ لَكَ﴾ إِلَى ﴿إِنْ تَتُوْبَا إِلَى اللَّهِ﴾ [التحريم: ١-٤] لِعَائِشَةَ وَحَفْصَةَ ﴿وَإِذْ أَسَرَّ النَّبِيُّ إِلَى بَعْضِ أَزْوَاجِهِ﴾ [التحريم: ٣] لِقَوْلِهِ: ((بَلْ شَرِبْتُ عَسَلاً)). [راجع: ٤٩١٢]

(۵۲۶۷) مجھ سے حسن بن محمد بن صباح نے بیان کیا، کہا ہم سے حجاج بن محمد اعور نے، ان سے ابن جریج نے کہ عطاء بن ابی رباح نے یقین کے ساتھ کہا کہ انہوں نے عبید بن عمیر سے سنا، انہوں نے بیان کیا کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے سنا، انہوں نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ ام المومنین زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کے یہاں ٹھہرتے تھے اور ان کے یہاں شہد پیا کرتے تھے۔ چنانچہ میں نے اور حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے مل کر صلاح کی کہ آنحضرت ﷺ ہم میں سے جس کے پاس بھی تشریف لائیں تو آنحضرت ﷺ سے یہ کہا جائے کہ آپ کے منہ سے مغافیر (ایک خاص قسم کی بدبودار گوند) کی بو آتی ہے، کیا آپ ﷺ نے مغافیر کھایا ہے؟ نبی کریم ﷺ اس کے بعد ہم میں سے ایک کے یہاں تشریف لائے تو انہوں نے آنحضرت ﷺ سے یہی بات کہی۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: "نہیں، بلکہ میں نے زینب بنت جحش (رضی اللہ عنہا) کے یہاں شہد پیا ہے، اب دوبارہ نہیں پیوں گا۔" اس پر یہ آیت نازل ہوئی کہ "اے نبی! آپ وہ چیز کیوں حرام کرتے ہیں جو اللہ نے آپ کے لیے حلال کی ہے" سے ﴿إِنْ تَتُوْبَا إِلَى اللّٰهِ﴾ تک۔ یہ حضرت عائشہ اور حفصہ رضی اللہ عنہما کی طرف خطاب ہے۔ "وَإِذْ أَسَرَّ النَّبِيُّ إِلَى بَعْضِ أَزْوَاجِهِ حَدِيثًا" میں حدیث سے آپ کا یہی فرمانا مراد ہے کہ میں نے مغافیر نہیں کھایا بلکہ شہد پیا ہے۔

تشریح: یہ حدیث لا کر امام بخاری رحمہ اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے قول کا رد کیا ہے جو کہتے ہیں عورت کے حرام کرنے میں ...
انہوں نے اسی آیت سے دلیل لی ہے تو امام بخاری رحمہ اللہ نے بیان کر دیا کہ یہ آیت شہد کے حرام کر لینے میں اتری ہے نہ کہ عو...
نبی کریم ﷺ کو اس سے بڑی نفرت تھی کہ آپ کے بدن یا کپڑے میں سے کوئی بدبو آئے۔ آپ انتہائی نفاست ...
معطر رہتے تھے۔ حضرت عائشہ اور حضرت حفصہ رضی اللہ عنہما نے یہ صلاح اس لئے کی کہ آپ شہد پینا چھوڑ کر اس دن سے زینب ...

٥٢٦٨ـ حَدَّثَنَا فَرْوَةُ بْنُ أَبِي الْمَغْرَاءِ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ

(۵۲۶۸) ہم سے فروہ بن ابی المغراء نے بیان کیا ... نے، ان سے ہشام بن عروہ نے، ان سے ان ... عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ شہد او...

اس برے عمل کے بعد بھی عائشہ کو اللہ کا ذرا بھی خوف نہیں ہوا بجائے توبہ و پشیمانی کے اس گناہ کو دوبارہ دہرایا، پہلی بار حفصہ سے مل کر جناب زینب کے گھر جانے سے روکنے کے لئے نبی کریم صلیٰ اللہ علیہ و آلہ وسلم سے جھوٹ بولکر دھوکا دینے کی کوشش کی پھر دوبارہ جناب سودہ کے ساتھ مل کر دوبارہ یہی گناہ انجام دیا:

5268 – حَدَّثَنَا فَرْوَةُ بْنُ أَبِي المَغْرَاءِ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّ العَسَلَ وَالحَلْوَاءَ، وَكَانَ إِذَا انْصَرَفَ مِنَ العَصْرِ دَخَلَ عَلَى نِسَائِهِ، فَيَدْنُو مِنْ إِحْدَاهُنَّ، فَدَخَلَ عَلَى حَفْصَةَ بِنْتِ عُمَرَ، فَاحْتَبَسَ أَكْثَرَ مَا كَانَ يَحْتَبِسُ، فَغِرْتُ، فَسَأَلْتُ عَنْ ذَلِكَ، فَقِيلَ لِي: أَهْدَتْ لَهَا امْرَأَةٌ مِنْ قَوْمِهَا عُكَّةً مِنْ عَسَلٍ، فَسَقَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُ شَرْبَةً، فَقُلْتُ: أَمَا وَاللَّهِ لَنَحْتَالَنَّ لَهُ، فَقُلْتُ لِسَوْدَةَ بِنْتِ زَمْعَةَ: إِنَّهُ سَيَدْنُو مِنْكِ، فَإِذَا دَنَا مِنْكِ فَقُولِي: أَكَلْتَ مَغَافِيرَ، فَإِنَّهُ سَيَقُولُ لَكِ: لاَ، فَقُولِي لَهُ: مَا هَذِهِ الرِّيحُ الَّتِي أَجِدُ مِنْكَ، فَإِنَّهُ سَيَقُولُ لَكِ: سَقَتْنِي حَفْصَةُ شَرْبَةَ عَسَلٍ، فَقُولِي لَهُ: جَرَسَتْ نَحْلُهُ العُرْفُطَ، وَسَأَقُولُ ذَلِكِ، وَقُولِي أَنْتِ يَا صَفِيَّةُ ذَاكِ، قَالَتْ: تَقُولُ سَوْدَةُ: فَوَاللَّهِ مَا هُوَ إِلَّا أَنْ قَامَ عَلَى البَابِ، فَأَرَدْتُ أَنْ أُبَادِيَهُ بِمَا أَمَرْتِنِي بِهِ فَرَقًا مِنْكِ، فَلَمَّا دَنَا مِنْهَا قَالَتْ لَهُ سَوْدَةُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَكَلْتَ مَغَافِيرَ؟ قَالَ: «لاَ» قَالَتْ: فَمَا هَذِهِ الرِّيحُ الَّتِي أَجِدُ مِنْكَ؟ قَالَ:

«سَقَتْنِي حَفْصَةُ شَرْبَةَ عَسَلٍ» فَقَالَتْ: جَرَسَتْ نَحْلُهُ العُرْفُطَ، فَلَمَّا دَارَ إِلَيَّ قُلْتُ لَهُ نَحْوَ ذَلِكَ، فَلَمَّا دَارَ إِلَى صَفِيَّةَ قَالَتْ لَهُ مِثْلَ ذَلِكَ [ص:45]، فَلَمَّا دَارَ إِلَى حَفْصَةَ قَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَلاَ أَسْقِيكَ مِنْهُ؟ قَالَ: «لاَ حَاجَةَ لِي فِيهِ» قَالَتْ: تَقُولُ سَوْدَةُ: وَاللَّهِ لَقَدْ حَرَمْنَاهُ، قُلْتُ لَهَا: اسْكُتِي

ہم سے فروہ بن ابی المغراء نے بیان کیا، کہا ہم سے علی بن مسہر نے، ان سے ہشام بن عروہ نے، ان سے ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شہد اور میٹھی چیزیں پسند کرتے تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم عصر کی نماز سے فارغ ہو کر جب واپس آتے تو اپنی ازواج کے پاس واپس تشریف لے جاتے اور بعض سے قریب بھی ہوتے تھے۔ ایک دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حفصہ بنت عمر رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف لے گئے اور معمول سے زیادہ دیر ان کے گھر ٹھہرے۔ مجھے اس پر غیرت آئی اور میں نے اس کے بارے میں پوچھا تو معلوم ہوا کہ حفصہ رضی اللہ عنہ کو ان کی قوم کی کسی خاتون نے انہیں شہد کا ایک ڈبہ دیا ہے اور انہوں نے اسی کا شربت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے پیش کیا ہے۔ میں نے اپنے جی میں کہا کہ خدا کی قسم! میں تو ایک حیلہ کروں گی، پھر میں نے سودہ بنت

زمعہ رضی اللہ عنہا سے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تمہارے پاس آئیں گے اور جب آئیں تو کہنا کہ معلوم ہوتا ہے آپ نے مغافیر کھار کھا ہے؟ ظاہر ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس کے جواب میں انکار کریں گے۔ اس وقت کہنا کہ پھر یہ بو کیسی ہے جو آپ کے منہ سے معلوم کر رہی ہوں؟ اس پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کہیں گے کہ حفصہ نے شہد کا شربت مجھے پلایا ہے۔ تم کہنا کہ غالباً اس شہد کی مکھی نے مغافیر کے درخت کا عرق چوسا ہو گا۔ میں بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہی کہوں گی اور صفیہ تم بھی یہی کہنا۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ سودہ رضی اللہ عنہ کہتی تھیں کہ اللہ کی قسم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جونہی دروازے پر آکر کھڑے ہوئے تو
تمہارے خوف سے میں نے ارادہ کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے وہ بات کہوں جو تم نے مجھ سے کہی تھی۔ چنانچہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سودہ رضی اللہ عنہا کے قریب تشریف لے گئے تو انہوں نے کہا، یارسول اللہ! کیا آپ نے مغافیر کھایا ہے؟ آپ نے فرمایا کہ نہیں۔ انہوں نے کہا، پھر یہ بو کیسی ہے جو آپ کے منہ سے محسوس کرتی ہوں؟ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حفصہ نے مجھے شہد کا شربت پلایا ہے۔ اس پر سودہ رضی اللہ عنہ بولیں اس شہد کی مکھی نے مغافیر کے درخت کا عرق

چوسا ہو گا۔ پھر جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میرے یہاں تشریف لائے تو میں نے بھی یہی بات کہی اس کے بعد جب صفیہ رضی اللہ عنہا کے یہاں تشریف لے گئے تو انہوں نے بھی اسی کو دہرایا۔ اس کے بعد جب پھر آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم حفصہ رضی اللہ عنہا کے یہاں تشریف لے گئے تو انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! وہ شہد پھر نوش فرمائیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے اس کی ضرورت نہیں ہے۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ اس پر سودہ بولیں، واللہ! ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو روکنے میں کامیاب ہو گئے، میں نے ان سے کہا کہ ابھی چپ رہو۔

(صحيح بخاري ،كتاب الطلاق ،باب:لما تحرم ما احل الله لك حديث:5268)

بِشَيْءٍ. وَقَالَ: ﴿لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ﴾. [الاحزاب: ٢١] [راجع:٤٩١١]

لیے رسول اللہ ﷺ کی پیروی عمدہ پیروی ہے۔"

تشریح: بعض اہل سیر نے آیت باب کا شان نزول حضرت ماریہ رضی اللہ عنہا ...

٥٢٦٧- حَدَّثَنِي الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ صَبَّاحٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: زَعَمَ عَطَاءٌ أَنَّهُ سَمِعَ عُبَيْدَ بْنَ عُمَيْرٍ، يَقُوْلُ: سَمِعْتُ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَمْكُثُ عِنْدَ زَيْنَبَ ابْنَةِ جَحْشٍ، وَيَشْرَبُ عِنْدَهَا عَسَلاً، فَتَوَاصَيْتُ أَنَا وَحَفْصَةُ أَنَّ أَيَّتَنَا دَخَلَ عَلَيْهَا النَّبِيُّ ﷺ فَلْتَقُلْ إِنِّي أَجِدُ مِنْكَ رِيْحَ مَغَافِيْرَ، أَكَلْتَ مَغَافِيْرَ فَدَخَلَ عَلَى إِحْدَاهُمَا فَقَالَتْ لَهُ ذَلِكَ، فَقَالَ: ((لَا بَلْ شَرِبْتُ عَسَلاً عِنْدَ زَيْنَبَ ابْنَةِ جَحْشٍ وَلَنْ أَعُوْدَ لَهُ)). فَنَزَلَتْ: ﴿يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ لِمَ تُحَرِّمُ مَا أَحَلَّ اللّٰهُ لَكَ﴾ إِلَى ﴿إِنْ تَتُوْبَا إِلَى اللّٰهِ﴾ [التحريم: ١-٤] لِعَائِشَةَ وَحَفْصَةَ ﴿وَإِذْ أَسَرَّ النَّبِيُّ إِلَى بَعْضِ أَزْوَاجِهِ﴾ [التحريم:٣] لِقَوْلِهِ: ((بَلْ شَرِبْتُ عَسَلاً)). [راجع: ٤٩١٢]

(٥٢٦٧ ... محمد اعور ... ساتھ کہا ... حضرت ... زینب بن ... کرتے ... آنحضر ... آنحضر ... قسم کی بد ... کریم ... انہوں ... فرمایا:" ... اب دو ... چیز کیوں ... تَتُوْبَا ...

ہے۔ "وَاِذْ اَسَرَّ النَّبِیُّ اِلٰی بَعْضِ اَزْوَاجِهٖ حَدِيثًا" میں حدیث سے آپ کا یہی فرمانا مراد ہے کہ میں نے مغافیر نہیں کھایا بلکہ شہد پیا ہے۔

الجامع المسند الصحيح المختصر من أمور رسول الله صلى الله عليه وسلم وسننه وأيامه
صحيح البخاري
للإمام أبي عبد الله محمد بن اسماعيل البخاري الجعفي رحمه الله
ج ٧
ترجمہ وتشریح
مولانا محمد داؤد راز
نظرثانی
شیخ الحدیث أبو محمد حافظ عبدالستار الحماد
مقدمہ
حافظ زبیر علی زئی
تخریج
فضیلۃ الشیخ احمد زہوۃ فضیلۃ الشیخ احمد عنایۃ
تحفظ عقائد تشیع
دار العلم ممبئی

تشریح: یہ حدیث لا کر امام بخاری رحمۃ اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے قول کا رد کیا ہے جو کہتے ہیں عورت کے حرام کرنے میں کچھ لازم نہیں آتا کیونکہ انہوں نے اسی آیت سے دلیل لی ہے تو امام بخاری رحمۃ اللہ نے بیان کردیا کہ یہ آیت شہد کے حرام کر لینے میں اتری ہے نہ کہ عورت کے حرام کر لینے میں۔ نبی کریم ﷺ کو اس سے بڑی نفرت تھی کہ آپ کے بدن یا کپڑے میں سے کوئی بد بو آئے۔ آپ انتہائی نفاست پسند تھے۔ ہمیشہ خوشبو میں معطر رہتے تھے حضرت عائشہ اور حضرت حفصہ رضی اللہ عنہما نے یہ صلاح اس لئے کی کہ آپ شہد پینا چھوڑ کر اس دن سے زینب کے پاس ٹھہرنا چھوڑ دیں۔

٥٢٦٨- حَدَّثَنَا فَرْوَةُ بْنُ أَبِي الْمَغْرَاءِ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ

(٥٢٦٨) ہم سے فروہ بن ابی المغراء نے بیان کیا، کہا ہم سے علی بن مسہر نے، ان سے ہشام بن عروہ نے، ان سے ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ شہد اور میٹھی چیزیں پسند کرتے

اللّٰهِ ﷺ يُحِبُّ الْعَسَلَ وَالْحَلْوَاءَ وَكَانَ إِذَا انْصَرَفَ مِنَ الْعَصْرِ دَخَلَ عَلَى نِسَائِهِ، فَيَدْنُو مِنْ إِحْدَاهُنَّ، فَدَخَلَ عَلَى حَفْصَةَ بِنْتِ عُمَرَ، فَاحْتَبَسَ أَكْثَرَ مَا كَانَ يَحْتَبِسُ، فَغِرْتُ فَسَأَلْتُ عَنْ ذٰلِكَ فَقِيْلَ لِيْ: أَهْدَتْ لَهَا امْرَأَةٌ مِنْ قَوْمِهَا عُكَّةً مِنْ عَسَلٍ، فَسَقَتِ النَّبِيَّ ﷺ مِنْهُ شَرْبَةً، فَقُلْتُ: أَمَا وَاللّٰهِ! لَنَحْتَالَنَّ لَهُ. فَقُلْتُ لِسَوْدَةَ بِنْتِ زَمْعَةَ: إِنَّهُ سَيَدْنُو مِنْكِ، فَإِذَا دَنَا مِنْكِ فَقُوْلِيْ أَكَلْتَ مَغَافِيْرَ فَإِنَّهُ سَيَقُوْلُ لَكِ: لَا. فَقُوْلِيْ لَهُ: مَا هٰذِهِ الرِّيْحُ الَّتِيْ أَجِدُ فَإِنَّهُ سَيَقُوْلُ لَكِ: سَقَتْنِيْ حَفْصَةُ شَرْبَةَ عَسَلٍ فَقُوْلِيْ لَهُ: جَرَسَتْ نَحْلُهُ الْعُرْفُطَ. وَسَأَقُوْلُ ذٰلِكَ، وَقُوْلِيْ أَنْتِ يَا صَفِيَّةُ ذٰلِكَ. قَالَتْ: تَقُوْلُ سَوْدَةُ: فَوَاللّٰهِ! مَا هُوَ إِلَّا أَنْ قَامَ عَلَى الْبَابِ، فَأَرَدْتُ أَنْ أُنَادِيَهُ بِمَا أَمَرْتِنِيْ بِهِ فَرَقًا مِنْكِ، فَلَمَّا دَنَا مِنْهَا قَالَتْ لَهُ سَوْدَةُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! أَكَلْتَ مَغَافِيْرَ قَالَ: ((لَا)). قَالَتْ: فَمَا هٰذِهِ الرِّيْحُ الَّتِيْ أَجِدُ مِنْكَ. قَالَ: ((سَقَتْنِيْ حَفْصَةُ شَرْبَةَ عَسَلٍ)). فَقَالَتْ: جَرَسَتْ نَحْلُهُ الْعُرْفُطَ فَلَمَّا دَارَ إِلَيَّ قُلْتُ لَهُ: نَحْوَ ذٰلِكَ، فَلَمَّا دَارَ إِلَى صَفِيَّةَ قَالَتْ لَهُ مِثْلَ ذٰلِكَ فَلَمَّا دَارَ إِلَى حَفْصَةَ قَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! أَلَا أَسْقِيْكَ مِنْهُ قَالَ: ((لَا حَاجَةَ لِيْ فِيْهِ)). قَالَتْ: تَقُوْلُ سَوْدَةُ: وَاللّٰهِ! لَقَدْ حَرَمْنَاهُ. قُلْتُ لَهَا: اسْكُتِيْ.

[راجع: ٤٩١٢]

تھے۔ آنحضرت ﷺ عصر کی نماز سے فارغ ہو کر جب واپس آتے تو آپ اپنی ازواج کے پاس واپس تشریف لے جاتے اور بعض سے قریب بھی ہوتے تھے۔ ایک دن آنحضرت ﷺ حفصہ بنت عمر رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف لے گئے اور معمول سے زیادہ دیر ان کے گھر ٹھہرے۔ مجھے اس پر غیرت آئی اور میں نے اس کے بارے میں پوچھا تو معلوم ہوا کہ حفصہ رضی اللہ عنہا کو ان کی قوم کی کسی خاتون نے انہیں شہد کا ایک ڈبہ دیا ہے اور انہوں نے اسی کا شربت آنحضرت ﷺ کے لیے پیش کیا ہے۔ میں نے اپنے جی میں کہا: اللہ کی قسم! میں تو ایک حیلہ کروں گی، پھر میں نے سودہ بنت زمعہ رضی اللہ عنہا سے کہا کہ آنحضرت ﷺ تمہارے پاس آئیں گے اور جب آئیں تو کہنا کہ معلوم ہوتا ہے آپ نے مغافیر کھا رکھا ہے؟ ظاہر ہے کہ آنحضرت ﷺ اس کے جواب میں انکار کریں گے۔ اس وقت کہنا کہ پھر یہ بو کیسی ہے جو آپ کے منہ سے میں معلوم کر رہی ہوں؟ اس پر آنحضرت ﷺ کہیں گے کہ حفصہ نے شہد کا شربت مجھے پلایا ہے۔ تم کہنا کہ غالباً اس شہد کی مکھی نے مغافیر کے درخت کا عرق چوسا ہوگا۔ میں بھی آنحضرت ﷺ سے یہی کہوں گی اور صفیہ تم بھی یہی کہنا۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ سودہ کہتی تھی کہ اللہ کی قسم آنحضرت ﷺ جونہی دروازے پر آ کر کھڑے ہوئے تو تمہارے خوف سے میں نے ارادہ کیا کہ آنحضرت ﷺ سے وہ بات کہوں جو تم نے مجھ سے کہی تھی۔ چنانچہ جب آنحضرت ﷺ سودہ رضی اللہ عنہا کے قریب تشریف لے گئے تو انہوں نے کہا: یا رسول اللہ! کیا آپ نے مغافیر کھایا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''نہیں۔'' انہوں نے کہا: پھر یہ بو کیسی ہے جو آپ کے منہ سے میں محسوس کرتی ہوں؟ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: ''حفصہ نے شہد کا شربت پلایا ہے'' اس پر سودہ بولیں: اس شہد کی مکھی نے مغافیر کے درخت کا عرق چوسا ہوگا۔ پھر جب آنحضرت ﷺ میرے یہاں تشریف لائے تو میں نے بھی یہی بات کہی اس کے بعد جب صفیہ رضی اللہ عنہا کے یہاں تشریف لے گئے تو انہوں نے بھی اسی کو دہرایا۔ اس کے بعد جب پھر آنحضور ﷺ حفصہ کے یہاں تشریف لے گئے تو انہوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! وہ شہد پھر نوش فرمائیں۔ آنحضرت ﷺ نے

مرسل اعظم صلیٰ اللہ علیہ و آلہ وسلم سے خود بھی جھوٹ بولا اور اس گناہ عظیم میں دوسروں کو بھی شامل کیا، اس کا نتیجہ یہ نکلا کہ اللہ نے بھی انکی مذمت قرآن میں نازل کر کے ہمیشہ کے لئے رسوا کر دیا۔

عائشہ کے بیان کردہ کفریہ جھوٹے افسانے کے خلاف حضرت جابر بن عبد اللہ انصاری علیہما الرحمہ کی صحیح حدیث ہے جو مرسل نہیں بلکہ خود نبی کریم صلیٰ اللہ علیہ و آلہ وسلم سے سنی ہوئی ہے اس کو بھی بخاری نے اپنی صحیح میں حسب عادت کانٹ چھانٹ کر کئی مرتبہ نقل کیا ہے، ہم مکمل متن کے ساتھ نقل شدہ روایت کو یہاں ذکر کرتے ہیں:

4922 - حَدَّثَنَا يَحْيَى، حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ المُبَارَكِ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، سَأَلْتُ أَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَوَّلِ مَا نَزَلَ مِنَ القُرْآنِ، قَالَ: {يَا أَيُّهَا المُدَّثِّرُ} [المدثر: 1] قُلْتُ: يَقُولُونَ: {اقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِي خَلَقَ} [العلق: 1] فَقَالَ أَبُو سَلَمَةَ: سَأَلْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنْ ذَلِكَ، وَقُلْتُ لَهُ مِثْلَ الَّذِي قُلْتَ: فَقَالَ جَابِرٌ: لاَ أُحَدِّثُكَ إِلَّا مَا حَدَّثَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: " جَاوَرْتُ بِحِرَاءٍ، فَلَمَّا قَضَيْتُ جِوَارِي هَبَطْتُ فَنُودِيتُ، فَنَظَرْتُ

[ص:162] عَنْ يَمِينِي فَلَمْ أَرَ شَيْئًا، وَنَظَرْتُ عَنْ شِمَالِي فَلَمْ أَرَ شَيْئًا، وَنَظَرْتُ أَمَامِي فَلَمْ أَرَ شَيْئًا، وَنَظَرْتُ خَلْفِي فَلَمْ أَرَ شَيْئًا، فَرَفَعْتُ رَأْسِي فَرَأَيْتُ شَيْئًا، فَأَتَيْتُ خَدِيجَةَ فَقُلْتُ: دَثِّرُونِي وَصُبُّوا عَلَيَّ مَاءً بَارِدًا، قَالَ: فَدَثَّرُونِي وَصَبُّوا عَلَيَّ مَاءً بَارِدًا، قَالَ: فَنَزَلَتْ: {يَا أَيُّهَا المُدَّثِّرُ قُمْ فَأَنْذِرْ وَرَبَّكَ فَكَبِّرْ} [المدثر: 2] "

ہم سے یحییٰ نے بیان کیا، کہا ہم سے وکیع نے بیان کیا، ان سے علی بن مبارک نے بیان کیا، ان سے یحییٰ بن ابی کثیر نے، انہوں نے ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن سے پوچھا کہ قرآن مجید کی کون سی آیت سب سے پہلے نازل ہوئی تھی، انہوں نے کہا {يَا أَيُّهَا المُدَّثِّرُ} میں نے عرض کی کہ لوگ تو کہتے ہیں {اقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِي خَلَقَ} سب سے پہلے نازل ہوئی۔

ابوسلمہ نے اس پر کہا کہ میں نے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے پوچھا تھا اور جو بات ابھی تم نے مجھ سے کہی وہی میں نے بھی ان سے کہی تھی لیکن جابر رضی اللہ عنہ نے کہا تھا کہ میں تم سے وہی حدیث بیان کرتا ہوں جو ہم سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمائی تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تھا کہ میں غار حرا میں ایک مدت کے لئے خلوت نشیں تھا۔ جب میں وہ دن پورے کرکے پہاڑ سے اترا تو مجھے آواز

دی گئی، میں نے اس آواز پر اپنی دائیں طرف دیکھا لیکن کوئی چیز نہیں دکھائی دی، پھر بائیں طرف دیکھا ادھر بھی کوئی چیز نہیں دکھائی دی، سامنے دیکھا ادھر بھی کوئی چیز نہیں دکھائی دی، پیچھے کی طرف دیکھا اور ادھر بھی کوئی چیز نہیں دکھائی دی، اب میں نے اپنا سر اوپر کی طرف اٹھایا تو مجھے ایک چیز دکھائی دی، پھر میں خدیجہ رضی اللہ عنھا کے پاس آیا اور ان سے کہا کہ مجھے کپڑا اوڑھا دو اور مجھ پر ٹھنڈا پانی ڈالو۔ فرمایا: کہ پھر انہوں نے مجھے کپڑا اوڑھا دیا اور ٹھنڈا پانی مجھ پر بہایا۔ فرمایا: کہ پھر یہ آیت نازل ہوئی **{يَا أَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ}** یعنی اے کپڑے میں لپٹنے والے! اٹھیے پھر لوگوں کو عذاب الہی سے ڈرایئے اور اپنے پروردگار کی بڑھائی بیان کیجئے۔

(صحیح بخاری، کتاب :تفسير القرآن ،باب :1 حديث :4922)
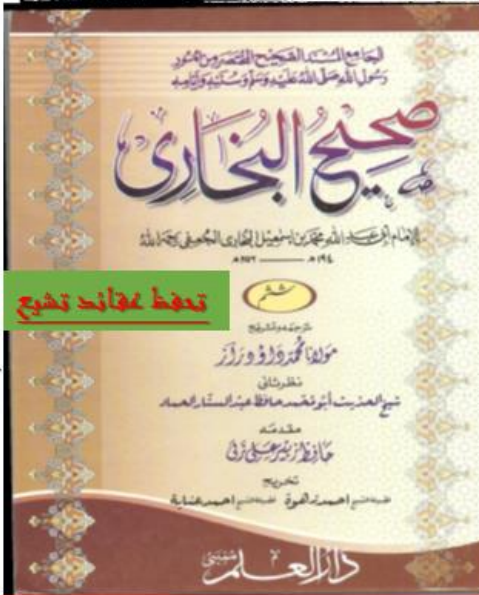
مُثْقَلَةٌ بِهِ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: ﴿كَثِيبًا مَّهِيلًا﴾ الرَّمْلُ السَّائِلُ ﴿وَبِيلًا﴾ شَدِيدًا.

بھاری ہو جائے گا، "كَثِيبًا مَّهِيلًا"

تشریح: یہ سورت مکی ہے اس میں ۹۲ آیات اور ۲ رکوع ہیں۔

سورۂ مزمل بڑی بابرکت سورت ہے جس کا ہمیشہ تلاوت کرنا موجب صدر در جا

(٧٤) [سُوْرَةُ] الْمُدَّثِّرِ

سورۂ مدثر ک

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: ﴿عَسِيرٌ﴾ شَدِيدٌ ﴿قَسْوَرَةٍ﴾ رِكْزُ النَّاسِ وَأَصْوَاتُهُمْ وَقَالَ أَبُوْ هُرَيْرَةَ: الْأَسَدُ وَكُلُّ شَدِيدٍ قَسْوَرَةٌ ﴿مُسْتَنْفِرَةٌ﴾ نَافِرَةٌ مَذْعُوْرَةٌ.

عبداللہ بن عباس
معنی لوگوں کا شور
سخت اور زوردار چ

تشریح: یہ سورت مکی ہے اس میں ۵۶ آیات اور ۲ رکوع ہیں۔

٤٩٢٢ـ حَدَّثَنَا يَحْيَى، قَالَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ عَلِيٍّ بْنِ الْمُبَارَكِ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ سَأَلْتُ أَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَوَّلِ مَا نَزَلَ مِنَ الْقُرْآنِ قَالَ: ﴿يَا أَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ﴾ قُلْتُ: يَقُوْلُوْنَ: ﴿اقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِي خَلَقَ﴾ فَقَالَ أَبُوْ سَلَمَةَ: سَأَلْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ عَنْ ذٰلِكَ وَقُلْتُ لَهُ: مِثْلَ الَّذِي قُلْتَ فَقَالَ جَابِرٌ: لَا أُحَدِّثُكَ إِلَّا مَا حَدَّثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((جَاوَرْتُ بِحِرَاءٍ فَلَمَّا قَضَيْتُ جِوَارِي هَبَطْتُ فَنُوْدِيْتُ فَنَظَرْتُ عَنْ يَمِيْنِي فَلَمْ أَرَ شَيْئًا وَنَظَرْتُ عَنْ شِمَالِي فَلَمْ أَرَ شَيْئًا وَنَظَرْتُ أَمَامِي فَلَمْ أَرَ شَيْئًا وَنَظَرْتُ خَلْفِي فَلَمْ أَرَ شَيْئًا فَرَفَعْتُ رَأْسِي فَرَأَيْتُ شَيْئًا فَأَتَيْتُ خَدِيْجَةَ فَقُلْتُ: دَثِّرُوْنِي وَصُبُّوْا عَلَيَّ مَاءً بَارِدًا قَالَ: فَدَثَّرُوْنِي وَصَبُّوْا عَلَيَّ مَاءً بَارِدًا)) قَالَ فَنَزَلَتْ: ﴿يَا أَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ قُمْ

(۴۹۲۲) ہم سے یحییٰ نے بیان کیا، کہا ہم سے وکیع نے بیان کیا، ان سے علی بن مبارک نے بیان کیا، ان سے یحییٰ بن ابی کثیر نے، انہوں نے ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن سے پوچھا کہ قرآن مجید کی کون سی آیت سب سے پہلے نازل ہوئی تھی۔ انہوں نے کہا کہ "يَا أَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ" میں نے عرض کیا کہ لوگ تو کہتے ہیں کہ "اِقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِيْ خَلَقَ" سب سے پہلے نازل ہوئی اور ابوسلمہ نے اس پر کہا کہ میں نے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے پوچھا اور جو بات ابھی تم نے مجھ سے کہی وہی میں نے بھی ان سے کہی تھی لیکن جابر رضی اللہ عنہ نے کہا تھا کہ میں تم سے وہی حدیث بیان کرتا ہوں جو ہم سے رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمائی تھی۔ آپ نے فرمایا تھا: "میں غار حرا میں ایک مدت کے لئے خلوت نشین تھا۔ جب میں وہ دن پورے کر کے پہاڑ سے اترا تو مجھے آواز دی گئی، میں نے اس آواز پر اپنے دائیں طرف دیکھا لیکن کوئی چیز دکھائی نہیں دی۔ پھر بائیں طرف دیکھا ادھر بھی کوئی چیز دکھائی نہیں دی، سامنے دیکھا ادھر بھی کوئی چیز دکھائی نہیں دی۔ پیچھے دیکھا ادھر بھی کوئی چیز دکھائی نہیں دی۔ اب میں نے اپنا سر اوپر کی طرف اٹھایا ایک چیز دکھائی دی۔ پھر میں خدیجہ رضی اللہ عنہا کے پاس آیا اور ان سے کہا کہ مجھے کپڑا اوڑھا دو اور مجھ پر ٹھنڈا پانی ڈالو۔" فرمایا کہ "پھر

فَأَنْذِرْ وَرَبَّكَ فَكَبِّرْ﴾. [راجع: ٤]

انہوں نے مجھے کپڑا اوڑھا دیا اور ٹھنڈا پانی مجھ پر بہایا۔" فرمایا کہ پھر یہ آیت نازل ہوئی: "یَا أَیُّهَا الْمُدَّثِّرُ قُمْ فَأَنْذِرْ وَرَبَّكَ فَكَبِّرْ" یعنی "اے کپڑے میں لپٹنے والے! اٹھ کھڑے ہوں، پھر لوگوں کو عذاب الٰہی سے ڈرایئے اور اپنے رب کی بڑائی بیان کیجئے۔"

تشریح: پہلے سورۂ اقرأ باسم ربك ہی نازل ہوئی تھی بعد میں یہ سلسلہ ایک مدت تک بند رہا۔ پھر پہلی آیت یاأیها المدثر ہی نازل ہوئی۔ (کمافی کتب التفسیر)

بَابُ قَوْلِهِ: ﴿قُمْ فَأَنْذِرْ﴾

٤٩٢٣۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، قَالَ: حَدَّ... عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ وَغَيْرُهُ قَالَا: حَدَّ... حَرْبُ بْنُ شَدَّادٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ... أَبِي سَلَمَةَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ... النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((جَاوَرْتُ بِحِرَاءٍ))... حَدِيثِ عُثْمَانَ بْنِ عُمَرَ عَنْ عَلِيٍّ... الْمُبَارَكِ. [راجع: ٤]

بَابُ قَوْلِهِ: ﴿وَرَبَّكَ فَكَبِّرْ﴾

تشریح: یعنی "اور اپنے رب کی بڑائی بیان کیجیے۔"

٤٩٢٤۔ حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ، قَ... حَدَّثَنَا عَبْدُالصَّمَدِ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَرْ... قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا سَلَمَةَ... الْقُرْآنِ أُنْزِلَ أَوَّلُ فَقَالَ: ﴿يَا أَيُّهَا الْمُدَّ... فَقُلْتُ: أُنْبِئْتُ أَنَّهُ: ﴿اقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّ... خَلَقَ﴾ فَقَالَ أَبُو سَلَمَةَ: سَأَلْتُ جَابِرَ بْنَ... اللَّهِ أَيُّ الْقُرْآنِ أُنْزِلَ أَوَّلُ؟ فَقَالَ: ﴿يَا... الْمُدَّثِّرُ﴾ فَقُلْتُ: أُنْبِئْتُ أَنَّهُ: ﴿اقْرَأْ بِاسْمِ رَ... الَّذِي خَلَقَ﴾ فَقَالَ: لَا أُخْبِرُكَ إِلَّا بِمَا... رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ:
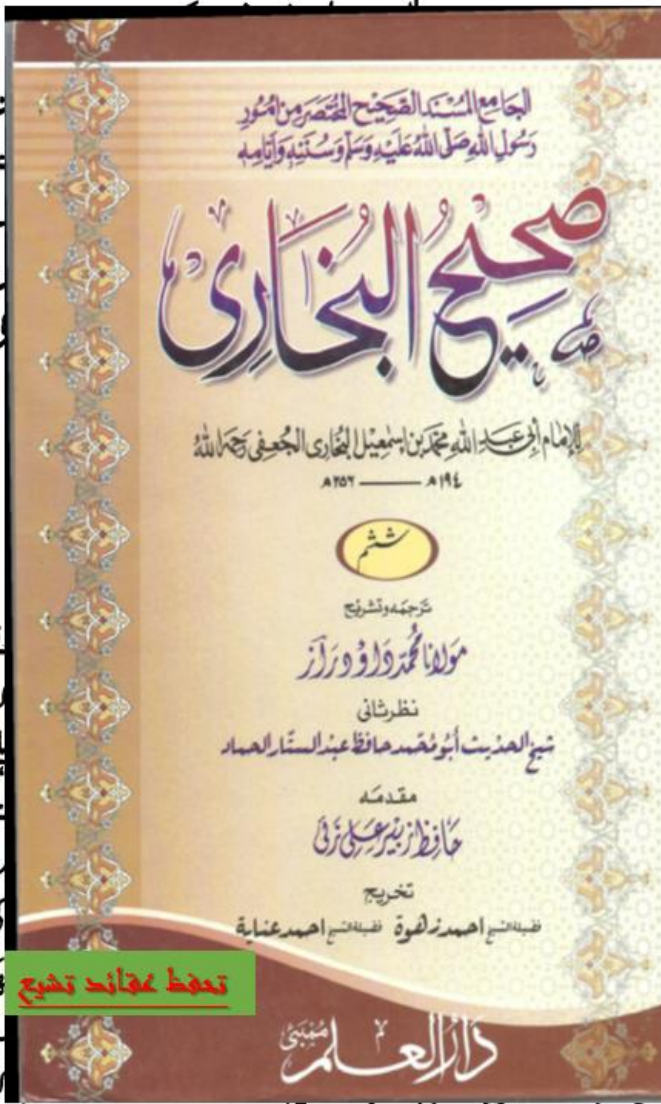
میں تمہیں وہی خبر دے رہا ہوں جو میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنی ہے۔

اللہ سبحانہ وتعالیٰ ہی بہتر جانتا ہے کہ یہ جماعت آخر کیوں اس روایت کو بیان نہیں کرتی، کیوں عائشہ کی کفریہ روایت کو اس روایت پر فوقیت دیتی ہے، ان کا یہ عمل حب عائشہ میں ہے یا بغض نبی کریم صلیٰ اللہ علیہ و آلہ وسلم میں؟ ان دونوں روایات سے یہ بھی معلوم ہوا کہ بخاری میں شدید قسم کے اختلافات پائے جاتے ہیں جو کسی بھی طرح قابل جمع نہیں۔